عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر: ۱۳

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

یارب تو کریمی و رسول تو کریم
صلی اللہ علیہ وسلم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

سعدیؒ

وہ خواب جو پورے نہ ہو سکے

کراچی کے قادیانی مرزاڑے میں مبلغین ختم نبوت کی

قادیانی مربی سے گفتگو • قادیانی مربی کے پسینے چھوٹ گئے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مبارکہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر وفاقہ

آج کے دور میں سچا عاشق رسولؐ وہ ہے

جو فتنہ قادیانیت کا انسداد اور ناموس رسالتؐ کا تحفظ کرے

آپ کے مسائل

متولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

سوال :- میں نے دو ماہ قبل ایک لڑکی سے بذریعہ کورٹ خفیہ نکاح کرلیا تھا' جو ہم دونوں کی باہم رضامندی سے عمل میں آیا تھا۔ جب اس نکاح کے بارے میں لڑکی کے گھر والوں کو علم ہوا تو انہوں نے اپنے خاندان کے لوگوں کو اکٹھا کرلیا۔ لڑکی کو مار پیٹ کر کمرے میں بند کردیا گیا اور مجھے بلایا گیا' جہاں مجھے اور میرے بھائیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور مجھ پر تشدد کے ذریعے زبردستی طلاق کا مطالبہ کیا گیا اور جبراً اسلحہ کے زور پر مجھ سے طلاق کے الفاظ کہلوائے گئے' جو میں نے مجبوراً زبان سے ادا کئے' میں دل سے قطعی تیار نہیں تھا۔

آپ سے گزارش ہے کہ شریعت کے مطابق فتویٰ صادر فرمائیں کہ۔

۱۔ شریعت کے مطابق یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ یا اگر ہوا تو صحیح تھا یا نامکمل؟

۲۔ آیا اس طرح جبراً اسلحہ کے زور پر کہلوانے سے طلاق ہوچکی ہے یا وہ لڑکی میری منکوحہ ہے؟

۳۔ اب اگر لڑکی کے گھر والے راضی ہوجائیں تو کیا اس لڑکی سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہوں۔ (نصر اللہ)

جواب :- در مختار میں ہے دیانتہ" ای علی تقوی فلیس فاسق کفوو الصالحہ او فاسقہ بنت صالح معلنا کان اولا علی الظاہر نہر (ص ۲ ج)

و قدمنا انہا لا تکون طلاقا و ان المفتی بہ روایتہ الحسن عن الامام من عدم الانعقاد اصلا الخ (کذا فی البحر الرائق ص ۲ ج)

۱۔ مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا' چونکہ لڑکی کا ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفو (بے جوڑ) میں نکاح مفتی بہ قول کے مطابق منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ فی زمانہ بدمعاش لوگ بھولی بھالی شریف زادیوں کو بہلا پھسلا کر اپنے دام تزویر میں پھانس لیتے ہیں چنانچہ ایسے لوگ فاسق ہیں اور شرعاً فاسق شخص کسی شریفہ یا شریف زادی کا ہرگز جوڑ نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا فوری دونوں میں جدائی کردی جائے۔

۲۔ جب مذکورہ تفصیل کے مطابق نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا تو وقوع طلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۳۔ چنانچہ لڑکی کے ماں باپ وغیرہ رضامند ہوجائیں تو اس لڑکے سے باقاعدہ نکاح ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

لفظ حرام سے طلاق کا حکم

سوال :- گزارش ہے کہ اگر کوئی آدمی غصہ میں میں اپنی زوجہ کو یہ کہے کہ یہ میرے لئے حرام ہے' مجھ پر حرام ہے تو نکاح پر کیا کوئی اثر نہیں پڑے گا اور یہ جملہ ۲' ۳ دفعہ دہرائے۔ (عبدالسمیع)

جواب :- لفظ "حرام" طلاق بائن میں صریح ہے' اس لئے اگر دوبار یہ لفظ کہا تو دو طلاقیں ہوجائیں گی' اور اگر تین بار کہا تو تین واقع ہوجائیں گی۔ واللہ اعلم۔

شوہر اور والدین میں سے کس کی اطاعت مقدم

سوال :- اگر کسی لڑکی کے شوہر کا لڑکی کی والدہ سے جھگڑا ہوجائے اور لڑکی کی والدہ اسے اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہے' مگر لڑکی شوہر کا گھر نہ چھوڑے یعنی کہ اسے ڈر ہو کہ اگر ماں کے ساتھ جائے گی تو شوہر ناراض ہوگا اور اگر ماں کے ساتھ نہیں جاتی تو ماں ناراض ہوتی ہے' اب ایسی حالت میں اللہ اور اس کا رسول' بھی ناراض ہوتے ہیں' کیونکہ ایک طرف ماں ہے اور دوسری طرف شوہر۔ اب آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ ایسے حالات میں گناہ گار کون ہے ماں' شوہر یا پھر لڑکی؟

جواب :- لڑکی کو شوہر کا گھر چھوڑ کر ماں کے ساتھ نہیں جانا چاہئے' ماں کو ناراض بھی نہ کرے' بلکہ اس کے پاؤں پکڑ کر اس کو راضی کرلے' مگر شوہر کا گھر چھوڑ کر اس کے ساتھ نہ جائے۔

سوال :- اگر کوئی ایسی نیت مان لی جائے جو کام پورا ہونے کے بعد پوری نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے؟ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو میں نفل پڑھوں گی' روزے رکھوں گی یا پھر مسجد بناؤں گی۔ اور اگر اس کے حالات ایسے ہوں کہ مسجد نہ بن سکے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب :- منت مان لینے سے وہ چیز واجب ہوجاتی ہے۔ نفل مانے تھے تو وہ واجب ہوگئے' روزے مانے تھے تو وہ لازم ہوگئے' کوئی نفلی صدقہ مانا تھا تو وہ ضروری ہوگیا۔ اگر مسجد بنانے کا عزم تھا تو وہ ضروری ہوگئی۔ اب اگر اس کی قدرت نہیں رکھتا تو تین روزے رکھے' اور یہ نیت رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو وہ کام بھی پورا کروں گا۔

سوال :- لوگ گھروں میں قرآن خوانی کرواتے ہیں۔ سورۃ یٰسین پڑھواتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی کہے کہ میں اس کام کے بعد سورۃ یٰسین پڑھواؤں گی' لیکن پھر وہ اکیلی ہی سورۃ یٰسین ۱۱'۱۲'۱۳ے ۲ مرتبہ پڑھ لے تو کیا اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا یا اسے پڑھوانی ہوگی؟

جواب :- اکیلے پڑھے تو زیادہ ثواب ہوگا۔

سوال :- آج کل منصوبہ بندی پر عمل ہو رہا ہے جو کہ میری نظر میں اللہ تعالیٰ کی برابری کرنا ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ اللہ کی اولاد جیسی نعمت کو ٹھکراتے ہیں جو کہ ایک گناہ ہے۔ لیکن اگر کوئی مجبوری ہو کہ بچے کا تین چار یا چھ ماہ کی عمر میں دودھ چھوٹ جانے کا ڈر ہو تو ایسی صورت میں دوا کھانی چاہئے یا نہیں؟

جواب :- اگر عورت کی صحت متحمل نہ ہو تو جائز ہے۔

سوال :- آج کل برقعے ایسے چل نکلے ہیں' جن سے بدن کی نمائش ہوتی ہے۔ لیکن اگر چادر لی جائے تو بدن چھپ جاتا ہے۔ مگر چادر میں سے چہرہ اور گھٹنوں سے پاؤں تک بدن نظر آتا ہے۔ اب ایسی حالت میں عورت کو گناہ ہوگا؟

جواب :- برقعہ چادر سے بہتر ہے' لیکن چہرہ کھلا نہ رکھا جائے' بلکہ پوری طرح ڈھک لیا جائے۔

سوال :- کیا عورت پر نماز جمعہ' تراویح فرض ہے؟ مزید یہ کہ گھر میں ریڈیو رکھنا صحیح ہے یا غلط؟

جواب :- عورتوں پر جمعہ کی جماعت نہیں' عید کی نماز واجب نہیں' البتہ تراویح کی نماز اس کے لئے بھی سنت ہے۔ اگر مسجد میں باپردہ تراویح سننے کا انتظام ہو تو جاسکتی ہے۔ ریڈیو سے گانے وغیرہ سننا حرام ہے۔ خبروں کے لئے یا مستند علماء کے بیانات سننے کے لئے رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

تین طلاق کا مسئلہ

سوال :- میں نے گھریلو ناچاقی کی بنا پر ایک دن اپنی ساس سے یہ الفاظ تین دفعہ کہے۔

"میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دی۔"

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کہ یہ طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟

جواب :- تین طلاق مغلظہ واقع ہوگئیں' اب بغیر تحلیل شرعی کے نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ و لذا اضاف الطلاق الیہا کانت طالق کما فی الدر المختار ص ۲ ج

●●

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۱۳ ● تاریخ ۹ ربیع الاول تا ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۲۶ اگست تا یکم ستمبر ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ———— ۲
۲۔ نعت رسول مقبول ﷺ ———— ۴
۳۔ اداریہ ———— ۵
۴۔ نبی کریمؐ کا اسوۂ حسنہ ———— ۶
۵۔ نبی کریمؐ کا فقر و فاقہ ———— ۷
۶۔ وہ خواب جو پورے نہ ہو سکے ———— ۹
۷۔ سرکار دو عالمؐ کے معجزات مبارکہ ———— ۱۱
۸۔ رشوت اور سفارش دو معاشرتی برائیاں ———— ۱۳
۹۔ اسلام کی اولیں معلمہ ———— ۱۴
۱۰۔ ربیع الاول کا مطالبہ۔ اعتدال ———— ۱۵
۱۱۔ قادیانی مرزائے میں قادیانی مربی سے گفتگو ———— ۱۸
۱۲۔ قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم (قسط نمبر ۴) ———— ۲۰
۱۳۔ اخبار ختم نبوت ———— ۲۱
۱۴۔ قادیانی قاعدہ (قسط نمبر ۶) ———— ۲۲

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبد الرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد المصینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

فوٹو گرافی
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
(رحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات، انڈیا ۵۰ ڈالر
[illegible]

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے

از۔ خلیل رزاقی

مٹانے تیرگی دنیا کی ختم المرسلینؐ آئے
عرب کی سرزمیں پر رحمۃ للعالمینؐ آئے

سبق دینے کو آئے آدمی کو آدمیت کا
محبت خلق و استقلال، نیکی اور شرافت کا
بٹھانے کے لئے آئے ہیں یہ سکہ صداقت کا
جہاں میں بن کے رحمت صادق الوعد امیںؐ آئے
عرب کی سرزمیں پر رحمۃ للعالمینؐ آئے

زمانے سے فساد و شر کی تاریکی مٹانے کو
تباہی اور گمراہی سے دنیا کو بچانے کو
حیات جاوداں کا درس دینے اس زمانے کو
خلوص و امن کا پیغام لے کر شاہ دیںؐ آئے
عرب کی سرزمیں پر رحمۃ للعالمینؐ آئے

عطا کرنے کو آئے ہیں غلاموں کو جہانبانی
یتیموں اور بیواؤں کی کرنے کو نگہبانی
ہر انساں کو سنانے کے لئے احکام ربانی
سہارا بے کسوں کا بن کے بطحٰی کے مکیںؐ آئے
عرب کی سرزمیں پر رحمۃ للعالمینؐ آئے

خلیل انساں کی عظمت کا پیکر بن کے آئے ہیں
یہ انصاف و رواداری کا مظہر بن کے آئے ہیں
سبھی نبیوں سے افضل اور برتر بن کے آئے ہیں
پلانے کو مئے عرفاں شفیع المذنبیںؐ آئے
عرب کی سرزمیں پر رحمۃ للعالمینؐ آئے

آج کے دور میں سچا عاشق رسولؐ وہ ہے جو فتنہ قادیانیت کا انسداد اور ناموس رسالتؐ کا تحفظ کرے

۱۲ ربیع الاول کو آنے والا دن ہمارے ملک میں نہایت جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس دن گاڑیوں' ریڑھیوں' سوزوکیوں کو رنگ برنگے پھولوں سے سجایا جاتا ہے۔ ان پر لاؤڈ اسپیکرز لگائے جاتے ہیں' جلوس نکلتے ہیں اور نعت خواں ٹولیوں یا انفرادی صورتوں میں نعتیں پیش کرتے ہیں۔ بعض گھروں پر چراغاں بھی کیا جاتا ہے۔ محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ شیرینی بانٹی جاتی ہیں۔ الغرض اس دن جوش و خروش انتہائی دیدنی ہوتا ہے۔ مورخین میں سے بعض حضرات نے سرکار دو عالم ﷺ کا یوم پیدائش ۹ ربیع الاول اور بعض نے ۱۲ ربیع الاول تحریر کیا ہے۔ تاہم اس پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو دنیا سے تشریف لے گئے یعنی آپ ﷺ کا یوم وفات ۱۲ ربیع الاول ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ پیدائش اور وفات ایک ہی تاریخ یعنی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئے۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ ۱۲ ربیع الاول کو جوش و خروش کا مظاہرہ کرنا جائز ہے یا نہیں' آج کی محفل میں ہم اپنے ان دوستوں سے جو جلسے کرتے' جلوس نکالتے' محافل منعقد کرتے اور گاڑیوں' ریڑھیوں اور گھروں کو سجاتے ہیں' یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضور سرور کائنات رحمت للعالمین شفیع المذنبین تاجدار دو عالم ﷺ سے عقیدت اور محبت کا تقاضا صرف اتنا ہی نہیں جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا بلکہ اس کے اور بھی تقاضے ہیں۔ مثلاً آپ ﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنا' جب ایسا وقت آجائے کہ لوگ آپ ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھیں تو اس سنت پر نہ صرف خود عمل کرنا بلکہ دوسروں کو سنت پر عمل کی تلقین کرنا' ہر اس کام کو چھوڑ دینا جو آپ ﷺ نے نہیں کیا اور جو آپ ﷺ کی شریعت کے متصادم بھی ہو۔ آپ ﷺ پر ہر وقت نہیں تو کم از کم صبح و شام کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا' یہ اور اس طرح کے دوسرے طریقے جو سیرت طیبہ کی کتابوں میں موجود ہیں ان پر کاربند ہونا بھی حضور ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آج کے دور میں جو گستاخان رسول ٹولے اور فتنے موجود ہیں ان سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا حضور ﷺ سے سب سے بڑی عقیدت ہے۔ ہمارے نزدیک وہی سچا عاشق رسول ﷺ ہے جو آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کا فریضہ انجام دے۔ حتیٰ کہ اگر جان بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے آنے والے فتنوں سے پہلے ہی امت کو خبردار کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔

"قریب ہے میری امت میں تیس دجال اور کذاب پیدا ہوں گے' ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔" [illegible]

چنانچہ جب تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل صحیح تھا۔ آپ ﷺ کے زمانے میں ہی جھوٹے مدعیان نبوت نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ کم و بیش سو سال پہلے انگریز کے دور حکومت میں اور انگریز کے اشارے پر پنجاب کے قصبہ قادیان سے ایک شخص جس کا نام غلام احمد تھا اٹھا جس نے پہلے مبلغ اسلام کا روپ دھارا' پھر مجدد ہونے کا مدعی ہوا' پھر مہدی کہلانے لگا' اس کے بعد چھلانگ لگائی تو یہ دعویٰ کر دیا کہ جس مسیح نے آسمان سے نازل ہونا تھا وہ وفات پا چکا ہے اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بعد میں مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کر ڈالا اور آخری جسارت یہ کی کہ قرآن پاک میں یہ جو آیت ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اس کے بارے میں کہا کہ اس آیت کا مصداق میں ہوں یعنی محمد رسول اللہ میں ہی ہوں۔ نعوذ باللہ۔ اس کی دیدہ دلیری اور گستاخی ملاحظہ فرمایئے۔ اس نے کہا کہ۔ "حضورؐ پہلی رات کے (بے نور) چاند تھے اور میں چودھویں رات کا (روشن ترین) چاند ہوں۔"

کیا اس سے بڑی آنحضرت ﷺ کی گستاخی اور توہین ہو سکتی ہے؟ پھر اس ملعون نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کی توہین یا گستاخی کی ہے بلکہ اس نے صحابہ کرامؓ اہل بیت عظام' ائمہ دین' علماء امت یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں انتہائی گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس گستاخ کے پیدا کردہ ٹولے کو آج بھی انگریز خصوصاً امریکہ اور اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہے۔ یہ انہیں کے کھونٹے پر ناچ رہے ہیں۔ اس وقت ملک میں انتشار و افتراق حتیٰ کہ قتل و غارت گری کی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے تو یہ فضا امریکہ و اسرائیل کے اشارے پر قائم کرنے والے قادیانی ہی ہیں۔ قادیانیوں کے پاس امریکی اور اسرائیلی سرمایہ اس قدر پہنچ چکا ہے جس کے بل بوتے پر قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ میں بہت زیادہ سرگرم ہو چکے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان کے پاس گمراہ کرنے کے لئے تین حربے ہیں زر' زن اور زمین۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہم انہیں تبلیغ کرنے کی کھلی اجازت دے دیں؟ یہ اپنا گستاخانہ اور توہین آمیز لٹریچر تقسیم کرتے پھریں اور ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں؟ اگر ہم ایسا کریں گے اور یہ عظیم تر فتنہ جس کی نشاندہی خود ہمارے محبوب آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے تو ہم خدا اور رسول ﷺ دونوں کے مجرم ہوں گے۔

آیئے! اپنے تمام اختلافات بھلا دیں اور سب مل کر فتنہ قادیانیت کا تعاقب کریں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک رسول اللہ ﷺ کے اس باغی فتنہ کا مکمل خاتمہ نہ کرا لیں۔

سے ہیں اور جب حضور ﷺ نظر آئے تو یہ کہہ کر دوڑ کر حضور ﷺ کے قدموں میں گر پڑیں کہ جب آپ ﷺ سلامت ہیں تو مجھے کسی کی موت کا غم نہیں۔ عصر حاضر کے بعض کوتاہ اندیش ناقدین کو سرور عالم ﷺ کے مقدس و مطہر ہاتھوں میں محض تلوار نظر آتی ہے لیکن ان کی نگاہ اس طرف نہیں جاتی کہ مکہ معظمہ میں جو ہستی تیرہ سال تک ہر طرح کے مظالم برداشت کرتی رہی اور جس نے یتیمی میں پرورش پائی تھی اسے وہ ہاتھ کس تلوار کے بل بوتے پر مہیا ہوئے جو آپ ﷺ کی حمایت میں کٹ جانے کو دنیا و عقبیٰ کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ بلاشبہ یہ تلوار اس اسوۂ حسنہ کی تلوار تھی جو سراسر رحمت و رافت دردمندی، غریب نوازی اور راست بازی و راست روی سے عبارت تھا۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے غلاموں، یتیموں، غیر مسلم قیدیوں اور معاشرہ کے دیگر پسماندہ و بے کس افراد سے احسان و مروت اور حسن سلوک کا جو درس دیا اور اپنے عمل سے جس کی روشن مثالیں قائم کیں ان کے تذکرہ سے تاریخ عالم اسلام کے اوراق پر ہیں۔ آپ کی بے نفسی، بے غرضی، ایثار، چشم پوشی اور غریب نوازی کی وہ کون سی نظیر

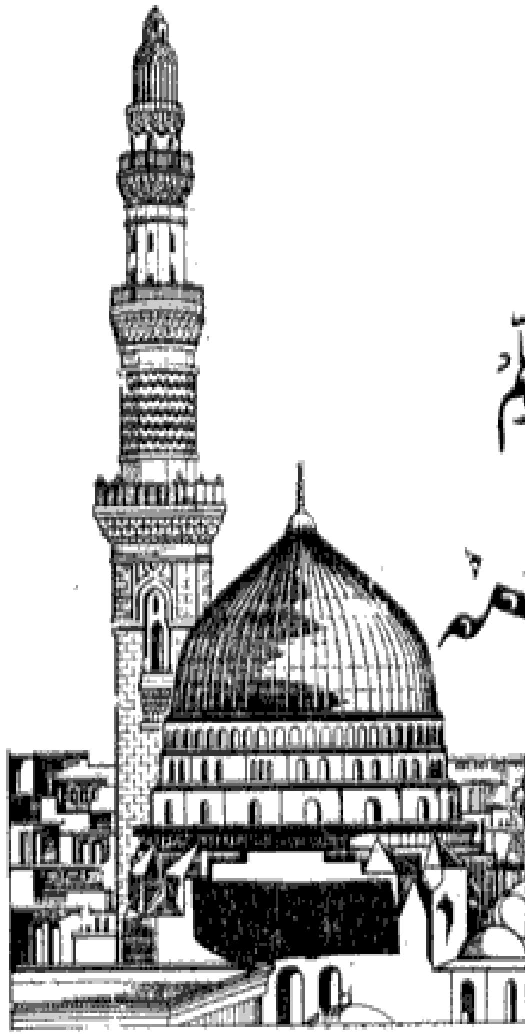

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

تحریر۔ ریحانہ علی اکبر

آپ ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع آج بھی حقوق انسانی کا عظیم ترین منشور ہے

حضور ﷺ پوری کائنات کے لئے رحمت و رافت کا پیکر تھے۔ اور خود قرآن نے آپ ﷺ کا تعارف رحمۃ للعالمین کے نام سے کرایا ہے۔ دنیا نے آپ کے معجزات بھی دیکھے ہیں اور غزوات میں پامردی و استقامت کا مشاہدہ بھی کیا لیکن آپ کی سیرت پاک کا سب سے تابناک پہلو آپ کا اخلاق کریمانہ تھا۔ جس نے وادی غیر ذی زرع کے درشت مزاج مکینوں کو بھی آپ کا فدائی بنا دیا تھا۔ آپ ﷺ کی امانت و دیانت، عفو و درگزر اور انسان دوستی بے مثال تھی اور رسالت کے منصب پر فائز ہونے سے قبل بھی آپ ﷺ صادق و امین کے القاب سے شہرت حاصل کر چکے تھے۔

یہ آپ کے حسن سلوک ہی کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا کہ زید بن حارثؓ نے آپ ﷺ کی غلامی چھوڑ کر اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ کے غلام حضرت انسؓ نے اس بات کی شہادت دی کہ نو سال کی طویل مدت میں آپ ﷺ نے خدمت گزاری میں حضرت انسؓ کی کسی کوتاہی یا ان کے ہاتھوں کسی نقصان پر اف تک نہیں کہا۔ ہجرت کے موقع پر جب کفار حضور ﷺ کو قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے آپ ﷺ حضرت علیؓ کو اپنی چارپائی پر سلا کر تشریف لے گئے تاکہ حضرت علی کفار کی امانتیں واپس کر سکیں۔ اسلامی تاریخ کے مبصرین کے نزدیک غزوۂ بدر میں حضور ﷺ اور آپ کے جاں نثار رفقاء کی شاندار کامیابی کا اہم بلکہ اصل سبب یہ تھا کہ کفار اپنے دل میں یہ ضرور سوچتے ہوں گے کہ ہم جنگ آزما تو ہیں مگر کسی کے خلاف وہ جو اپنے جانی دشمن کی امانت بھی ان تک پہنچانے کا انتظام کئے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں نکالتا۔ پھر وہ کون سی طاقت ہے جس نے بدر کے میدان میں باپ کو بیٹے اور بیٹے کو باپ کے مقابلے میں صف آراء کر دیا تھا۔ جارحانہ اور غاصبانہ جنگ لڑنے کے لئے جو گروہ منظم کئے جاتے ہیں ان کی نظری ایسی نہیں ہوتی۔ غزوۂ احد کی خبریں جب مدینہ طیبہ پہنچیں تو بہت سی خواتین حالات معلوم کرنے کے لئے گھروں سے نکل پڑیں۔ حضرت عاصمہؓ جو کہ انصاری خاتون تھیں اور جن کے والد شوہر جوان بیٹا اور بھائی شریک جنگ تھے بے قراری سے آگے بڑھیں اور صحابہؓ کا مجمع دیکھ کر بے تابی سے حضور ﷺ کی خیریت دریافت کی کسی نے والد اور کسی نے بیٹے شوہر اور جوان بھائی کی شہادت کی خبر سنائی آپؓ ہر خبر پر انا للہ پڑھتیں اور یہ پوچھتیں کہ خدا کے لئے بتاؤ کہ حضور ﷺ تو خیریت ہے جو آج بھی اسلامی معاشرہ کے لئے بلکہ عالم انسانی کے لئے مشعل راہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا خلق خود قرآن ہے ہجرت مدینہ کے بعد اسلامی معاشرہ میں اخوت و مساوات کے جو عملی نمونے دیکھے گئے دنیا آج بھی ان کی پیاسی ہے فتح مکہ کے بعد عفو و درگزر کی جو عملی صورتیں دیکھنے میں آئیں تاریخ آج تک ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

آپ ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع آج بھی حقوق انسانی کا عظیم ترین عالمی منشور ہے۔ آپ ﷺ نے صلح اور جنگ کے ایسے آداب کا درس دیا جن کی مثال نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے عرب کے وحشی بدوؤں کو مہذب و متمدن انسان بنایا۔ وہ بدو جن کے بارے میں مولانا حالی فرماتے ہیں۔

کبھی پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
کبھی گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا

آپ ﷺ نے تمام جزیرہ نمائے عرب کو فتح ہی نہیں بلکہ اس کے باشندوں کے دلوں کو بھی مسخر کرلیا۔ آپ ﷺ کے حسن سلوک کی بدولت دلوں کی تسخیر

بقایا ص ۲۲ پر

تحریر۔ محمد اقبال' حیدر آباد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر و فاقہ

دنیا اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں

سلام اس پر جس نے بادشاہی میں بھی فقیری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے اہل و عیال نے عمر بھر فقر و فاقہ میں زندگی بسر کی۔ آقائے نامدار ﷺ نے وہ زندگی پسند فرمائی جو ہر انسان اختیار کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کی نظر میں دنیاوی مال و اسباب کی وقعت نہ تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ اور پوری امت کو دنیا کی محبت سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ آتا وہ راہ خدا میں خرچ فرمادیتے۔ اس طرح عملاً اس کی ترغیب دیتے رہے۔ اپنے پاس جمع نہ رکھتے۔

لیکن آج مسلمانوں نے آپ ﷺ کی کھلی مخالفت کر رکھی ہے۔ آج مسلمانوں کو طلب ہے تو بینک بیلنس کی ہے' طلب ہے تو جائیداد کی ہے' طلب ہے تو کار کی ہے اور اس سے فسادات پھیل رہے ہیں۔ مالداری تو فرعون اور قارون کی میراث ہے۔ مسلمانوں کو اس سے کیا واسطہ۔ لیکن مسلمان دولت میں پھنس کر اللہ کو بھول گئے اور اس کی نافرمانیوں میں لگ گئے ہیں' اسلام کے لئے کوئی تڑپ نہیں' کوئی طلب نہیں۔ لیکن اس چند روزہ دنیا کی زندگانی میں آنا اتنا یقینی نہیں ہے' جتنا جانا یقینی ہے۔ دن رات ہم دیکھتے ہیں کہ جو دنیا میں آرہا ہے وہ اگلے جہاں میں جارہا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔

"دنیا اس کا مال ہے' جس کا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں۔" (احمد۔ بیہقی)

حضور ﷺ کی حدیث ہے۔ امام الانبیاء ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی۔

"میرے اللہ! زندگی میں مجھ کو مسکین رکھ۔ موت میری مسکینی کی حالت میں فرما اور قیامت میں بھی مسکینوں میں مجھے اٹھا۔"

ہمارے نبی ﷺ کی تو یہ دعا "میں ہروقت مسکین رہوں' صرف تیری طرف میرا احتیاج رہے" امام الانبیاء ﷺ جب تشریف لے گئے دنیا سے تو صرف ایک جوڑا تھا کپڑوں کا' پیوند لگے ہوئے کمبل اور گاڑھے کے تہمند میں وصال ہوا اور جس رات آفتاب نبوت ﷺ اس دنیا سے جارہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں رات کو چراغ جلانے کے لئے تیل بھی نہ تھا۔ یہ ہے سیرت امام الانبیاء ﷺ۔

آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکیلے ہی ہجرت کی تھی۔ چنانچہ مدینے پہنچ کر آپ ﷺ نے اہل و عیال کو اپنے پاس بلالیا اور ان کے لئے مسجد نبوی ﷺ سے ملحق حجرے تعمیر کروائے جو انتہائی مختصر اور سادہ تھے۔ ان حجروں میں آرام وہ چیزوں کا تو ذکر کیا' بنیادی ضروریات کی چیزیں تک بھی نہیں ہوتی تھیں۔ ان تنگ و تاریک اور عریاں و بے رنگ حجروں میں جو آج کے عام انسان کے لئے بالخصوص زنداں سے بھی زیادہ مہیب و تکلیف دہ تھے' آپ ﷺ نے عمر بھر اپنے اہل و عیال کے ساتھ انتہائی عسرت میں زندگی گزاری۔ حالانکہ آپ ﷺ تاریخی اصطلاح میں بادشاہ و حکمران اور فاتح و حاکم بھی تھے اور آپ ﷺ کے پاس کثرت سے مال غنیمت آتا تھا۔ آپ ﷺ نے کیوں عیش و آرام کی زندگی پر زہد و فقر کی زندگی کو ترجیح دی؟ یہ سوال آپ ﷺ کے ان معترضین کے لئے زبردست چیلنج ہے جو آپ ﷺ کے تعدد ازدواج پر معترض ہیں اور تعیش پسندی کو اس کا محرک قرار دیتے ہیں۔ کیا زنداں سے زیادہ تاریک و تنگ حجروں اور بے سروسامانی کے عالم میں فقر و فاقہ اور محنت و مشقت کی زندگی بسر کرنا تعیش پسندی ہے؟ کیا ایسی زندگی پر عیش و آرام کی زندگی کا گمان بھی ہوسکتا ہے؟ یہ سوال حق کور معترضین کے لئے مسکت جواب ہے لیکن آنکھوں پر تعصب کے پردے پڑجائیں اور دل پر کفر کی مہر لگ جائے تو انسان کتمان حق' بہتان تراشی اور دروغ گوئی میں اتنی دور نکل جاتا ہے کہ حق کی طرف لوٹنا اس کے لئے ازبس دشوار ہوجاتا ہے۔ بعینہ یہ صورتحال صلیبی و صیہونی اور ان کے ہمنوا اسلام دشمن مستشرقین و مستغفین کی ہے وہ ہر زمان و مکان کے عظیم ترین و مثالی انسان پر جو سید المرسلین اور خاتم النبیینؐ ہیں اس لئے معترض ہیں کہ آپ ﷺ نے کیوں معاشرے کے دستور کے مطابق تحریک اسلام کے بہترین مفاد میں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک سے زائد نکاح کئے۔

اگر کسی مدعی انسان کی زندگی کے حالات و واقعات اس کی صداقت و تقدیس کے لئے معیار ہوسکتے ہیں تو اس آسمان کے نیچے فی الحقیقت ایک ہی انسانی زندگی ہے جس کی سوانح حیات حالات میں سے ہر شے اس کی صداقت کے لئے معجزہ قاہرہ و برہان قاطع ہے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ...... جس وجود اقدس کے ظہور نے دنیا کی بڑی بڑی شہنشاہیت و نابود کردیا۔ جس نے ہیبت الٰہی اور سطوت ربانی کے آگے تاجداران عالم کے تخت الٹ گئے۔ جس کے غلاموں کے سامنے کسریٰ کا خزانہ آنے والا تھا اور قیصر کا خراج پہنچنے والا تھا۔ جو اپنی حیات طیبہ کے اندر عرب و یمن کی شہنشاہی کو اپنے قدموں پر دیکھتا تھا اور فی الحقیقت جس کے لئے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف تھے...... اس نے خود اپنے لئے جو زندگی اختیار کی تھی اس کا حال یہ تھا کہ تمام عمر کبھی دو نوں وقت شکم سیر ہو کر غذا تناول نہ فرمائی اور دو دو دن تک آپ ﷺ کے حجرہ فقر میں غذائی تیاری کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رہے...... ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ۔

"نبی کریم ﷺ نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا اور کبھی فاقہ کا شکوہ کسی سے نہیں فرمایا۔ ناداری حضور ﷺ کو غنی سے زیادہ پیاری تھی۔ کبھی ایسا ہوتا کہ بھوک کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی مگر اگلے دن کا پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔ اگر حضور ﷺ چاہتے تو خدا تعالیٰ خزائن ارض کی کنجیاں اور ثمرات و تمولات کی زندگی کی افزائشیں سب ہی عطا فرمادیتا۔ میں حضور ﷺ کی فاقہ کی حالت دیکھ کر رو پڑتی۔ اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے پیٹ پر پھیرا کرتی اور کہا کرتی۔ واری جاؤں دنیا میں سے اتنا ہی قبول کرلیجئے جو جسمانی طاقت

کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہو تو جواب فرماتے عائشہ! مجھے دنیا سے کیا کام۔ میرے بھائی اولوالعزم رسول تو اس سے بھی زیادہ حالت پر صبر کیا کرتے تھے وہ اسی چال پر چلے اور خدا کے سامنے گئے۔ خدا نے ان کو اکرام کیا اور ان کو پورا پورا ثواب دیا۔ اب اگر میں آسودگی کی زندگی بسر کرتا ہوں تو مجھے یہ بھی شرم آتی ہے کہ کل ان سے کم رہ جاؤں گا۔ دیکھو جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے بھائیوں اور خلیلوں سے جاملوں۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

"اے عائشہ! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اس کی کمر اتنی (بڑی) تھی جیسے کعبہ شریف کے برابر ہو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کو سلامتی کا پیغام بھیجا ہے اور یہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو "نبی عبد" رہو اور اگر چاہو تو "نبی بادشاہ" ہو جاؤ۔ میں نے جبرئیل کو دیکھا تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ اپنے آپ کو متواضع رکھیں۔"

ایک روایت میں آتا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ۔

"میرے پروردگار نے یہ چیز پیش فرمائی کہ بطحا کا سارا علاقہ آپ کے لئے سونا بنادوں۔"

میں نے عرض کی۔

"اے پروردگارا میں تو وہ زندگی چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کے کھاؤں اور دوسرے دن نہ کھاؤں اور بھوکا رہوں تاکہ بھوک کے وقت تیرے سامنے گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں۔ جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد بیان کروں۔"

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ انصار کے کسی باغ میں تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے کھجور چنا اور کھانا شروع کیا اور مجھ سے فرمایا۔

"اے ابن عمر! تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں کھاتے ہو؟"

میں نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! مجھے خواہش نہیں ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لیکن مجھے تو اس کی خواہش ہے اور یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں چکھا ہے۔ اور اگر میں چاہوں تو اللہ پاک سے دعا کروں کہ مجھے کسریٰ اور قیصر جیسا ملک دے دے۔ اے ابن عمر! ترا کیا حال ہوگا جبکہ تم ایسی قوم میں باقی رہو گے جو اپنے سال بھر کا رزق ڈھانپ کر رکھیں گے؟ اور یقین کمزور پڑ جائے گا۔"

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ پس خدا کی قسم ابھی ہم وہاں سے نہیں نکلے تھے کہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ۔ "اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدر کی) روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سب کچھ سنتا ہے سب کچھ جانتا ہے۔"

(عنکبوت ع۶)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ پاک نے مجھے دنیا کے جمع کرنے اور خواہشات کے اتباع کا حکم نہیں دیا۔ جس آدمی نے دنیا کو باقی زندگی کے لئے جوڑا (اسے معلوم ہونا چاہئے) حیات اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ سن لو میں ایک دینار اور ایک درہم کو بھی جمع نہیں کرتا اور کل کے لئے رزق چھپا کر نہیں رکھتا۔"

اگر اسلام کے منکروں کے اس دعوے کو تسلیم کر بھی لیا جائے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی نہیں تھے تو پھر ضروری تھا کہ حکومت حاصل کرنے کے بعد آپ ﷺ بادشاہوں کی طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے۔ لیکن آپ ﷺ نے کیوں ایسا نہیں کیا؟ اس کے برعکس آپ ﷺ کیوں عمر بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور خدمت خلق میں مشغول رہے؟ آپ ﷺ نے کیوں زہد و تقویٰ، امانت و دیانت اور صداقت و صالحیت کو اپنا شعار بنایا؟ حکومت و امانت اور مال و دولت ملنے کے باوجود آپ ﷺ نے کیوں فقر و فاقہ کی زندگی کو پسند کیا اور کیوں آپ ﷺ نے اپنے اہل و عیال کے لئے حکومت اور مال و دولت کو پسند نہ کیا اور ان کے لئے ترکے میں کچھ نہ چھوڑا؟ سب سے بڑھ کر کہ آپ ﷺ نے کیوں ہر حال میں دنیاوی زندگی پر اخروی زندگی کو ترجیح دی؟ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری نبی اور رسول تھے اور ہیں۔ اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہر زمان و مکان کے انسان کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی اور میں آپ ﷺ کے پاس بالا خانے پر پہنچا۔ آپ ﷺ ایک بہت موٹے کپڑے پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے جسم مبارک کا بعض حصہ مٹی پر تھا۔ آپ ﷺ کے سر مبارک کے نیچے ایک تکیہ تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور آپ ﷺ کے سرہانے ایک گیلی کھال لٹک رہی تھی۔ اس بالاخانے کے ایک گوشے میں کچھ بیر کے پتے پڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور میں بیٹھ گیا اور میں نے کہا آپ ﷺ اللہ کے نبی اور اللہ کے برگزیدہ ہیں۔ کسریٰ اور قیصر تو سونے کے تخت اور دیبا اور حریر کے بستر پر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا اچھا مال انہیں جلدی دے دیا گیا اور یہ عنقریب ہی ختم ہو جائے گا اور ہم لوگ ایسی قوم ہیں کہ ہمارا اچھا مال موخر کر دیا گیا ہے جو ہمیں آخرت میں ملے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر آرام فرما تھے۔ جس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر نمایاں تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ کوئی اور بستر لے لیتے جو اس سے زیادہ نرم ہوتا تو اچھا تھا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال اس سوار جیسی ہے جو سخت گرمی کے موسم میں چلا اور تھوڑی دیر کے لئے کسی درخت کے نیچے سایہ پکڑا اس کے بعد پھر چل دیا اور اس درخت کو چھوڑ گیا۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی اس نے حضور ﷺ کے بستر کو دیکھا کہ پرانی پیوند لگی ہوئی ہے یا دوہری پرانی چادر ہے۔ اس نے میرے پاس ایک بستر بھیجا جس میں اون بھرا ہوا تھا۔ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔

"اے عائشہ! یہ کیا ہے؟"

کہتی ہیں میں نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! فلاں انصاریہ آئی تھی اس نے آپ ﷺ کے بستر کو دیکھا تو وہ گئی اور اس نے میرے پاس یہ بھیج دیا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے عائشہ! اسے واپس کرو۔ پس اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اللہ پاک میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلائے۔"

حضرت حفصہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں حضور ﷺ کا بستر کیسا تھا۔ انہوں نے فرمایا ایک ٹاٹ تھا جس کو دوہرا کر کے ہم حضور ﷺ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا۔ حضور ﷺ نے صبح کو دریافت فرمایا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی۔ میں نے کہا وہی روز مرہ کا بستر تھا۔ رات کو چوہرہ کردیا تھا کہ زیادہ نرم ہو جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کو پہلے ہی حال پر رہنے دو۔ اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے جس کے نشانات حضور ﷺ کے بدن اطہر پر ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

"کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟"

میں نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! قیصرو کسریٰ تو ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپ ﷺ بوریے پر۔"

باقی ص ۲۷ پر

تحریر۔ محمد نذر عثمانی' مبلغ ختم نبوت حیدر آباد

وہ خواب جو پورے نہ ہو سکے

مرزا غلام احمق قادیانی کے خواب دماغی بناوٹ کا نتیجہ تھے تبھی خواب میں اسے محمدی بیگم دکھائی دیتی تھی

حضرات انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام جو اس دنیا میں عالم انسانیت کی فلاح کے لئے تشریف لائے وہ قول و فعل کے ایسے کپے اور سچے کہ دوست تو دوست تھے دشمن بھی ان کی پاکیزہ خصلت کے معترف تھے۔ نبی کی زندگی ایک نمونہ ہوتی ہے۔ سفر ہو یا حضر' جنگ ہو یا امن' زندگی کا ہر گوشہ آنے والی امت کے لئے کھلی کتاب کی مانند ہوتا ہے۔ نبیؑ کا اٹھنا' بیٹھنا' سونا' عوام سے ملنا جلنا' رشتہ داریاں' غرضیکہ زندگی کا ہر لمحہ ان کے متبعین کے لئے ایک آئیڈیل ہوتا ہے۔ خواب جن کا زندگی کے ساتھ ساتھ بڑا جوڑ ہوتا ہے۔

آج کا ہمارا موضوع ہی خواب ہیں۔ انبیاءؑ کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں اور اسی طرح سچے اور کھرے کہ جس طرح حالت بیداری میں نبیؑ کو وحی ہوتی ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ایک خواب کو رب کائنات یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

سیدنا ابراھیم نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے فرزند سیدنا اسماعیل کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر رہا ہوں۔ جب صبح بیدار ہوئے تو لخت جگر سے یوں گویا ہوئے۔

"اے بیٹے میں نے آپ کو خواب میں اللہ کی راہ میں قربان کرتے دیکھا ہے آپ کی کیا رائے ہے۔"

تو حکم نبوت سمجھنے والے لائق ہونہار فرزند عظیم نے یہ جواب دیا۔

"اے اباجان آپ کو خواب میں جو حکم ملا ہے کر گزریے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔"

سبحان اللہ! کیسی عظیم قربانی دینے کے لئے دونوں باپ بیٹا تیار ہیں۔

اسی لئے شاید علامہ اقبال نے کہا۔

سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

سیدنا ابراھیمؑ خواب کو پورا کرنے کے لئے قربان گاہ کی طرف چلتے ہیں۔ زمین پر سیدنا اسماعیلؑ کو لٹا کر چھری چلاتے ہیں تو حکم خداوندی ہوتا ہے۔

"ابراھیمؑ تو نے خواب کو سچا کر دکھایا۔"

حضرت ابراھیمؑ اللہ کی راہ میں سب سے پیاری چیز (اولاد) بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے چنانچہ ابراھیمؑ اسماعیل کے خواب والی قربانی عالم اسلام کے لئے ایک عظیم قربانی کا حکم بن گئی۔

سرور کائنات نبی الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ کی مجلس میں رونق افروز ہیں۔ سوال ہوتا ہے کسی نے خواب دیکھا۔ معمول یہ تھا کہ اگر کسی صحابیؓ نے خواب دیکھا ہوتا تو عرض کرتا اور آپ ﷺ اس خواب کی تعبیر بیان فرماتے لیکن اس دن کسی صحابیؓ نے یہ عرض نہ کی کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ خود رسالتمآب ﷺ ارشاد فرمانے لگے کہ۔

"میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ' عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سب جنت میں آ چکے ہیں لیکن سب سے آخر میں عبدالرحمٰن بن عوف آئے ہیں۔"

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا۔

"ابن عوف دیر سے کیوں آئے۔"

تو عرض کرتے ہیں۔

"یا رسول اللہ ﷺ میرا مال زیادہ تھا' اس کا حساب دیتے دیتے دیر ہو گئی۔"

یہ سننا تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مجلس سے چل پڑے اور گھر جا کر تمام مال اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے الفاظ پر کس طرح اعتماد و یقین کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ تو امر کی ایک جھلک ہے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ زمین و آسمان بدل سکتے ہیں۔ سورج چاند ستارے بے نور ہو سکتے ہیں' پہاڑ اپنی جگہ بدل سکتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ بھی غلط نہیں ہو سکتے کیونکہ قرآن پاک خود اس بات کا اظہار یوں کرتا ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ۔

"محمد کریم ﷺ اپنی خواہش کے مطابق نہیں بولتے۔"

اور زبان اقدس سے کوئی بات نکلتی ہے تو ان ھو الا وحی یوحیٰ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔

انبیاءؑ کے خواب حقیقت ہوتے ہیں اور ان میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی اور یہ خواب دنیا کی خرافات' ذاتی لالچ' زر زن کی حرص سے پاک ہوتے ہیں اور ان میں بھی دراصل امت کے لئے تعلیم ہوتی ہے۔ اب مذکورہ عنوان کی طرف چلتے ہیں کہ "وہ خواب جو حقیقت نہ بن سکے" شقی قادیان ملعون جہان سر شیطان مرزا غلام احمق جو انگریزوں کا پروردہ اور ان کا نمک خوار تھا اور ان کی نمک حلالی کرنے کے لئے اسلام پر ایسے گھناؤنے وار کرنے اور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔ مرزا غلام احمق مدعی نبوت تھا لیکن اس کی ناپاک زندگی کا جب جائزہ لیا جائے تو انسانیت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے کہ ایسے بھی ننگ انسانیت نے پیدا ہونا تھا۔

باوۂ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

ذرا اس طرف بھی دھیان دیجئے کہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا صحیح جانشین مرزا غلام احمق قادیانی کو کیسے خواب آتے ہیں اور اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ خوابوں کا مسئلہ بھی بڑا نازک ہے کئی خوابیں انسان کی دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہوتی ہیں اکثر لوگ ان کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔"

(سیرۃ المہدی ص ۱۸۸ ج ۳)

مرزا غلام احمق قادیانی کے یہ خواب بھی دماغی بناوٹ کا نتیجہ تھے' جو اکثر اسے خواب میں محمدی بیگم دکھائی دیتی تھیں۔ نیک لوگوں کو اچھے خواب آتے ہیں' جن سے وہ اور ان کے متعلقین فیضیاب ہوتے ہیں لیکن کیا کیا جائے اس عقل مرزائیت پر کہ جن کے گرو گھنٹال کو اگر ایسے خواب آتے ہوں' تو چیلے چانٹوں کو کس طرح کے خواب آتے ہوں گے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کے خواب بھی ملاحظہ کریں۔

"۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء آج میں نے بوقت صبح ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا ایک حویلی ہے اس میں میری

بیوی (والدہ محمود قادیانی) اور ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکایک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے (پہلے پوری نظر نہیں پڑی تھی اس لئے کہ ایک آنکھ بند تھی۔ ناقل) پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے (یعنی محمدی بیگم) لیکن اس کی صورت میری بیوی کی معلوم ہوئی گویا اس نے کہا یا دل میں کہا میں آگئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فالحمدللہ علی ذالک"۔

اس خواب پر ذرا دھیان کیجئے کہ مرزا قادیانی کو خواب میں بھی نامحرم عورتیں ہی نظر آتی ہیں اور مرزا باہر سے پانی کی مشکیزہ بھر کر لا رہا ہے گویا کہ بلدیہ کا ایک ادنیٰ ملازم ہے جو پانی کی سپلائی پر لگا ہوا ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے یہ اس لئے کہ مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جالی کا کپڑا بڑا پسند تھا اور ظاہر بات ہے زن مرید شوہر بھی وہی چیز پسند کر سکتا ہے جو محترمہ بیگم صاحب پسند کریں گی۔ اس کا بھی ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

"اس وقت بموجب تاکید والدہ محمود لکھتا ہوں کہ آپ مبارکہ میری لڑکی کے لئے ایک قمیض ریشمی یا جالی کی جو چھ روپے قیمت سے زیادہ نہ ہو اور گوٹہ لگا ہوا ہو عید سے پہلے تیار کرا کے بھیج دیں قیمت اس کی کسی کے ہاتھ بھیج دی جائے گی یا آپ کے آنے پر آپ کو دی جائے گی۔ رنگ کوئی ہو مگر پارچہ ریشمی یا جالی ہو اندازہ قمیض کا آپ کی لڑکی زینب کے اندازہ پر ہو۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۱۳ فروری ۱۹۰۴ء"

اس خط سے بھی چند باتیں بغیر کسی سوچ و بچار کے ظاہر ہوتی ہیں کہ مرزا قادیانی پکا زن مرید تھا اور اس کے مرید اس کی بات کی نسبت اس کی نوجوان بیگم کی بات کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ جالی کی باریک قمیض اور گوٹے سے قادیانی نبوت کی گھریلو اخلاقی حالت کا پتہ چلتا ہے۔ مریدین کے پیسوں پر شاہانہ زندگی گزارنے والا اپنے آپ کو کبھی تو رئیس قادیان اور کبھی خاکسار بیان کرتا ہے۔ مرزا قادیانی نے جو لکھا ہے کہ "میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے یعنی محمدی بیگم۔" ان اشتہارات کا قصہ کچھ یوں ہے کہ محمدی بیگم مرزا غلام احمق قادیانی کے قریبی رشتہ میں سے تھی آئینہ کمالات ص ۵۷۲ تا ۵۷۳ کے مطالعہ سے مرزا قادیانی کے دل میں تحریک نکاح پیدا ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ احمد بیگ والد محمدی بیگم نے چاہا کہ اپنی ہمشیرہ کی زمین کا بذریعہ ہبہ مالک بن جائے جس کا خاوند کئی سال سے لاپتہ تھا۔ چونکہ اس اراضی کے ہبہ کرانے میں مرزا قادیانی کی رضامندی کی بھی ضرورت تھی مرزا قادیانی سے احمد بیگ نے نہایت عاجزی سے درخواست کی۔ مرزا نے اسے جواب دیا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد تمہاری مدد کروں گا۔ چنانچہ مرزا نے استخارہ کے بعد یہ الہام گھڑا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اسے شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو اگر تم قبول نہ کرو تو خبردار رہو اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو یہ نکاح مبارک نہیں ہوگا تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کے نتیجہ میں تمہاری موت ہوگی پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مرجاؤ گے اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا یہ اللہ کا حکم ہے۔"

جس وقت احمد بیگ سے مرزا قادیانی محمدی بیگم کے نکاح کی بات کر رہا ہے ان کی عمریں حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ عبارت۔ "یہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میری عمر اس وقت پچاس سے زیادہ ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲)

احمد بیگ کے انکار کے بعد بھی مرزا قادیانی نے بہت منت سماجت کی انواع اقسام کی لالچ دیں۔ دھمکیاں لالچ جب کام نہ آئے تو اشتہار بھی شائع کرا یا جس میں محمدی بیگم کو آسمانی منکوحہ قرار دیا اور اگر اس کا کسی اور جگہ نکاح ہو بھی گیا تو بحالت بیوگی مرزا قادیانی سے دوبارہ نکاح ہوگا۔ مذکورہ بالا مرزا قادیانی کے الہامات اور اشتہارات کو دیکھتے ہوئے میں مرزائیوں سے ایک سوال کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو جب اپنی نبوت کی سچائی اور دلیل دیتے ہیں تو ایک دلیل یہ بھی ہے فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ مرزا قادیانی کی زندگی کو مرزائی مقدس اور مطہر ثابت کرنے کے لئے نہ جانے کیا کیا بچارے کرتے ہیں کیا انبیاء کرامؑ اور بزرگان اسلام میں کوئی مثال ایسی موجود ہے کہ کسی نے ایک عورت کے نکاح کے لئے ایسے پاپڑ بیلے ہوں۔ مرزائی ذرا منہاج النبوت کی کسوٹی پر اسے رکھ کر دیکھیں لیکن یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب قادیانی ذرا ذہن کو خالی کر کے سوچیں۔ اس خواب میں یہ بھی ہے کہ اس عورت نے کہا کہ میں آگئی ہوں اور میں نے کہا کہ یا اللہ آجاوے اور پھر وہ مجھ سے بغلگیر ہوگئی۔" افسوس کہ ساری زندگی مرزا قادیانی محمدی بیگم کے آنے کی انتظار میں رہا۔ چلو حالت بیداری میں تو اس سے بغلگیر ہونے کی نوبت نہ آئی خواب میں تو بغلگیر ہوگیا۔ وائے قسمت یہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا اور وہ آسمانی منکوحہ دوسرے کے نکاح میں چلی گئی۔ اسی طرح کا ایک خواب بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"۱۴ اگست ۱۸۹۲ء آج میں نے خواب میں دیکھا کہ محمدی بیگم جس کی نسبت پیش گوئی ہے باہر تکیہ میں مع چند کسی کے بیٹھی ہوئی ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے میں نے اس کو تین مرتبہ کہا کہ تیرے سر منڈی ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ تیرا خاوند مرجائے گا۔"

مگر افسوس کہ یہ خوشکن تعبیر صحیح نہ نکلی غالباً کسی شاعر نے مرزا قادیانی کی مجنون حالت کی یوں چہرہ نمائی کی ہے۔

انداز جنوں کون سا ہم میں نہیں مجنوں
پر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے

مرزا غلام احمق قادیانی کو ایسے خواب شیطان کے اکسانے کی وجہ سے غالباً آتے ہوں گے کیونکہ ایک جگہ مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے۔

"ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو

باقی ص ۲۷ پر

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 690800 690801
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے۔ بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کھیرا، بلغم
نا سور کا علاج بغیر اپریشن
بواسیر پرانی خارش۔ یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُر وقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجاپن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل پھنسیاں چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن
نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی ہومیو آر ایچ۔ ایم پی غلام محمد آباد فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38000

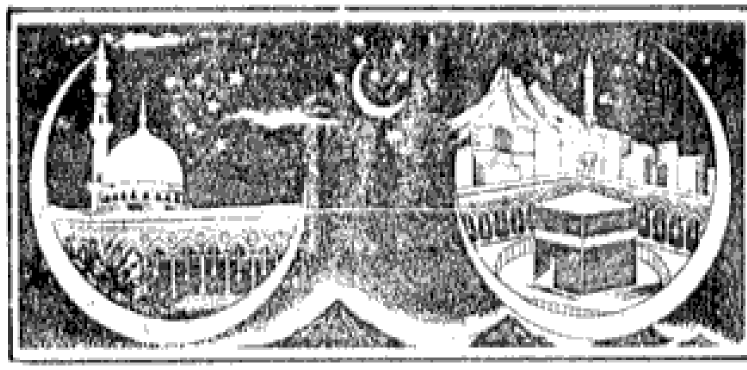

سرکار دو عالم ﷺ کی حیات مبارکہ کا روح پرور پہلو

تحریر۔ صاحبزادہ حکیم تاج محمود لاہور

سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزاتِ مبارکہ

محاصرین کی قوت بینائی اللہ نے ایسی سلب کی کہ نبیؐ ان کے درمیان سے نکل کر ابوبکرؓ کے گھر جا پہنچے

نبی اکرم اور ابوجہل کے درمیان آگ کی خندق حائل ہوگئی

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ۔

ایک مرتبہ ابوجہل نے ارادہ کیا کہ اگر وہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتے دیکھے گا تو آپ ﷺ کی پیشانی کو رگڑ دے گا(یا بروایت دیگر سر کچل دے گا)۔

ایک دن نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آپ ﷺ پر حملہ کرنے کی نیت سے آیا۔ لیکن جھجک کر پیچھے ہٹ گیا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ۔

"تجھے کیا ہو گیا؟"

تو اس نے کہا کہ۔

"میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد ﷺ کے درمیان آگ کی خندق حائل ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ۔

"اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی تکا بوٹی کر ڈالتے۔ (صحیح مسلم)

بھنے ہوئے گوشت نے اپنے زہر آلود ہونے کی اطلاع دی

خیبر میں سلام بن مشکم (یہودی) کی بیوی زینب بنت الحارث نے بکری کی بھنی ہوئی ران میں زہر ملا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ نے پہلا ہی لقمہ اٹھایا تھا کہ ہاتھ روک لیا اور صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ یہ گوشت مت کھاؤ کیونکہ اس نے مجھ سے کہا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔

زینب یہودیہ کو بلا کر پوچھا گیا تو اس نے اپنے فعل بد کا اقرار کر لیا۔ (صحیح مسلم)

خوفناک آواز سے دشمن بے ہوش ہوگئے

ایک مرتبہ چند مشرکوں نے رات کو بیک وقت حملہ کرکے نبی اکرم ﷺ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جب وہ طے شدہ جگہ اور وقت پر آنحضور ﷺ کی طرف بڑھے تو ان کے کانوں میں ایک ہولناک آواز آئی جس کی دہشت سے سب دشمن بے ہوش ہوگئے۔ (طبرانی۔ ابو نعیم)

دشمنوں کی قوت بینائی سلب ہوگئی

ہجرت مدینہ کے موقع پر جس شب کو نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کا قصد کیا کفار مکہ نے چاروں طرف سے کاشانہ اقدس کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ جونہی حضور ﷺ گھر سے نکلیں ان پر بیک وقت حملہ کرکے نعوذ باللہ انہیں ختم کر دیا جائے چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے یہ آیت مبارک پڑھتے ہوئے نکلے۔

و جعلنا من بین ایدیھم سدا و من خلفھم سدا فاغشینھم فھم لا یبصرون۔ (سورۃ یاسین ع۱)

ترجمہ۔ "اور ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ پیچھے کر دی جس سے ہم نے (ہر طرف سے) ان کو (پردوں سے) گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔"

محاصرین کی قوت بینائی خداوند تعالیٰ نے ایسی سلب کی کہ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان سے نکل کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر جا پہنچے۔

(صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بے بس کر دیا

ایک دفعہ ایک مشرک گھات لگا کر نبی کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کی نیت سے بیٹھا تھا کہ مسلمانوں نے اسے دیکھ لیا اور اسے پکڑ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو۔ اگر یہ مجھ کو قتل کرنا چاہتا بھی تو نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قدرت نے اس کو عاجز کر دیا تھا۔ (صحیح مسلم)

ابوجہل کا ہاتھ ناکارہ ہوگیا

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نماز ادا کر رہے تھے کہ ابوجہل ملعون نے آپ ﷺ کو پتھر مارنے کا ارادہ کیا جونہی اس نے ہاتھ میں پتھر اٹھایا اس کا ہاتھ مفلوج ہو کر رہ گیا اور وہ دہشت زدہ ہو کر بھاگا۔ لوگوں نے اس سے سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ محمد ﷺ کے اس طرف ایک غیر معمولی گردن اور سر والا اونٹ مجھے کاٹنے کے لئے لپکا۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرئیلؑ تھے۔ اگر ابوجہل میرے قریب آتا تو وہ اسے دبوچ لیتے۔

زوجہ ابولہب کی آنکھوں کے سامنے پردہ

جب سورۃ تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی تو حمالۃ الحطب زوجہ ابولہب ایک پتھر لے کر نبی کریم ﷺ کو مارنے آئی۔ آپ ﷺ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھے تھے۔ ام جمیل (زوجہ ابولہب) کی آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا اور اسے آنحضور ﷺ نظر ہی نہ آئے۔ ام جمیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ۔

"تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے ہماری ہجو کی ہے۔ اگر اس وقت وہ مجھے مل جاتے تو میں یہ پتھر ان کے منہ پر مارتی۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔ (بیہقی)

فرشتوں نے نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی

غزوۂ احد کے موقع پر جب حضور ﷺ پر ہر طرف سے تیروں اور تلواروں کا مینہ برس رہا تھا۔ دو سفید پوش فرشتے آپ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر دشمنوں کی یلغار کو روک رہے تھے۔ (صحیح بخاری)

ابولہب کا بیٹا شیر کے منہ میں

حضور ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ عتبہ بن ابولہب کے نکاح میں تھیں۔ جب سورۃ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو عتبہ نے اپنے والدین کے حکم سے حضرت ام کلثومؓ کو طلاق دے دی۔ عتبہ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ رسول اکرم ﷺ کے خلاف ناشائستہ کلمات کہے اور دھمکیاں دیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی۔

اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک۔

ترجمہ۔ "الٰہی اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر۔"

ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ عتبہ شام گیا تو راستے میں زرقاء کے مقام پر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سویا ہوا تھا کہ شیر آیا اور اس کا منہ سونگھ کر اسے پھاڑ ڈالا۔

(حاکم۔ بیہقی۔ ابن اسحاق)

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی حفاظت کا خود ذمہ لیا

حضور ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تھے لیکن اس کے باوجود صحابہ کرامؓ کو کفار کی طرف سے شرارت کا خدشہ تھا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ باری باری آپ ﷺ کی قیام گاہ کے گرد پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات یہ آیت نازل ہوئی۔

واللہ یعصمک من الناس۔

ترجمہ۔ "اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔"

چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے اسی وقت اپنے خیمے سے باہر جھانکا اور با آواز بلند فرمایا۔

"دوستو! واپس جاؤ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود میری حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔" (ترمذی)

حضور ﷺ کی ہیبت سے دشمنوں کے حوصلے پست ہوگئے

ایک مرتبہ کفار مکہ نے مقام حجر میں اجتماع کر کے طے کیا کہ آج جس وقت محمد ﷺ ادھر سے گزریں گے تو ہم میں سے ہر ایک ان پر بھرپور وار کرے گا اور ان کے ٹکڑے کر دے گا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے کان میں ان مشرکین مکہ کی سازش کی بھنک پڑ گئی وہ روتی ہوئی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور مشرکین کے منصوبے کی اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو تسلی دی اور وہ خود وضو کر کے حرم کی طرف روانہ ہوگئے۔ کفار کی نظر جونہی حضور اکرم ﷺ پر پڑی تو جلال نبوت سے ان کے حوصلے پست ہوگئے۔ کفار کا سارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔

(معجزات سرور کونینؐ۔ مستدرک حاکم)

حدیث شریف میں ہے کہ اس موقع پر حضور ﷺ نے چند کنکریاں زمین سے اٹھا کر ان کی طرف پھینکیں۔ جن مشرکوں کو یہ کنکریاں جا کر لگیں وہ سب غزوۂ بدر میں جہنم واصل ہوئے۔

●●

تین چیزوں سے ہمیشہ بچیں
شیزان' شیطان اور قادیان
قادیانی مصنوعات اور شیزان کا بائیکاٹ کریں
محمد اقبال عمران کلاتھ اسٹور دکان نمبر ۱۲۷
جامع کلاتھ مارکیٹ لطیف آباد یونٹ نمبر ۸ حیدر آباد

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

رشوت اور سفارش دو معاشرتی برائیاں

رشوت کی طرح ناجائز سفارش بھی ایک ایسی ہی برائی ہے جس سے صرف اور صرف برائی پھیلتی ہے

دین اسلام دین فطرت بھی ہے۔ اس میں انفرادی' اجتماعی' سماجی' معاشی اور معاشرتی زندگی کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بھی مساویانہ حیثیت دی گئی ہے۔ معاشرے میں ہر فرد کو سماجی انصاف صرف اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ بحیثیت انسان ہر ایک کو بغیر کسی سفارش کے اپنے حقوق حاصل ہوں قانون کی نظر میں سب برابر ہوں اور قانون کو سب پر بالادستی حاصل ہو۔ مذہب اسلام میں معاشرے کی اصلاح کو اتنا ہی ضروری قرار دیا گیا ہے جتنا کہ فردی اصلاح کو عیوب سے پاک معاشرہ تشکیل دینا اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ معاشرے کے تمام افراد اس ضرورت کی تکمیل کے لئے چھوٹی بڑی تمام برائیوں کا قلع قمع کرنے میں نہ صرف اپنا اپنا کردار ادا کریں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ۔ "بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور ظلم اور گناہ کی باتوں میں ہرگز باہمی امداد و تعاون نہ کرو۔"

یعنی من حیث الامت پوری امت محمدیہ اصلاح معاشرہ کے مقدس فریضہ کے لئے ذمہ دار ٹھہرائی گئی ہے۔

آج ہمارا معاشرہ بہت سی خرابیوں اور برائیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ جھوٹ' منافقت' دھوکہ' بغض' حسد' ناجائز ذخیرہ اندوزی' ناپ تول میں کمی' رشوت اور ناجائز سفارش سے ایک دوسرے کی حق تلفی روز مرہ کا معمول بن چکا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ۔

"تم میں سے جو شخص بھی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر زبان سے منع کرے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو برا سمجھے۔"

رشوت کی طرح ناجائز سفارش بھی ایک ایسی ہی برائی ہے جس سے نہ صرف برائی پھیلتی ہے بلکہ دوسرے کی حق تلفی بھی ہوتی ہے عدل و انصاف کی قدریں پامال ہوتی ہیں۔ ظلم جنم لیتا ہے اور معاشرہ افراط و تفریط کا شکار ہوتا ہے۔ تاریخ انسانی شاہد ہے کہ افراد نے جب بھی افراط و تفریط سے کام لیا تو معاشرہ ابتری کا شکار ہو گیا۔

معاشرتی نظام کو بگاڑنے میں رشوت اور ناجائز سفارش کا اہم عمل دخل ہے۔ بالخصوص سفارش کا سب سے بڑا مظہر تعلیمی اداروں میں داخلوں' عدالتی فیصلوں' ملازمتوں کے حصول' تجارتی معاملات اور روز مرہ کے سینکڑوں ذاتی مفادات کے کاموں میں ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جب ان معاملات میں میرٹ کی بجائے ناجائز سفارش سے کام چلایا جائے گا تو حقدار کو اس کا جائز حق ملنے کی بجائے نااہل فرد کو مل جائے گا اس طرح معاشرے میں نہ صرف بے چینی پھیلتی ہے بلکہ نالائق لوگوں کی حوصلہ افزائی اور قابل اور ایماندار لوگوں کی لامحالہ حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اچھی صلاحیتوں کا مالک دب جائے گا اور نالائق شخص اوپر آ جائے گا۔ مجرم دندناتے پھریں گے اور مظلوم پس جائیں گے بااثر لوگ سفارش کے زور پر کام نکلوا لیں گے لیکن اسی معاشرے کے متوسط افراد منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

دوسروں کے حقوق غصب کرنے کا بدترین طریقہ سفارش ہے۔ جبکہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ۔

ترجمہ۔ "اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کے لئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔"

سفارش کے لئے قرآن کریم میں شفاعت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ۔ "جو کوئی سفارش کرے نیک بات میں اس کو اس میں حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے بری بات میں اس کو اس میں حصہ ملے گا۔"

سفارش دو طرح کی ہوتی ہے ایک جائز حق کے لئے اور دوسری ناجائز حق کے حصول کے لئے۔ خلاف حق کے لئے سفارش کرا کے دوسروں کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کرنا سراسر ناجائز سفارش کہلاتی ہے۔ جبکہ قرآن کریم کا صاف فیصلہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی نیک کام کے لئے سفارش کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجر و ثواب ملے گا لیکن اگر کسی برے کام کے لئے کوئی سفارش کرے گا تو یقیناً وہ اس برائی میں حصہ دار بنے گا۔ اس لئے اس کا اسے عذاب ملے گا۔

بعض سفارش کرنے والے دوسروں کے کام نکالنے کے لئے سفارش کرتے ہیں ھدیہ' نذرانہ یا تحفہ کی شکل میں کچھ وصول کرتے ہیں اس طرح کا لین دین اسلامی نقطہ نگاہ سے بالکل منع ہے کیونکہ وہ نذرانہ یا تحفہ رشوت یا سود کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس سلسلہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"جس نے کسی کی سفارش کی اور اس پر اسے کوئی ہدیہ دیا اور اس نے قبول کر لیا تو وہ سود کے شعبوں میں سب سے بڑے سود کا مرتکب ہوا۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"جو شخص اپنی سفارش کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حدود (سزاؤں) میں سے کسی حد کے نفاذ کو روک دیتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کے قانون کی مخالفت کرتا ہے۔"

جو بااثر لوگ عدالتی معاملات میں سفارش کر کے اپنی مرضی سے فیصلے کرانا چاہتے ہیں ان کے لئے مذکورہ حدیث ایک روشنی کا مینار ہے۔

حضور ﷺ نے تکمیل انسانیت کے لئے اپنی سیرت و کردار کا ایک کامل نمونہ دنیا کو پیش کیا ہے جس کی بدولت معاشرہ کی اصلاح ممکن ہوئی وہی کامل نمونہ ہمارے روز مرہ کے مسائل زندگی کا صحیح اور جامع حل پیش کرتا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے معاملے میں اگر ہم واقعی سنجیدہ ہیں تو ہمیں چاہئے کہ حضور ﷺ کی سیرت و کردار کے تمام پہلوؤں اور فیصلوں پر عمل کریں اور معاشرے کو سفارشی بیساکھیوں سے چھٹکارا دلا کر مزید بگڑنے سے بچائیں۔ حضرت صفوان بن امیہ نے ایک ایسے شخص کی سفارش کی جس نے ان کے کپڑے چرائے تھے لیکن جرم ثابت ہونے کے بعد مجرم کو باقاعدہ سزا دی گئی۔ فیصلے کرنے میں اکثر عزیز

و اقارب کی سفارش اور بعض دوسرے معاشرتی مقام مانع ہوتے ہیں لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے کسی سفارش کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی اور فیصلہ حق پر ہوتا ہے۔

غزوۂ بدر کے قیدیوں میں حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اس خیال سے کہ وہ حضور ﷺ کے قریبی عزیز ہیں مسلمانوں نے ان کی سفارش کرتے ہوئے عرض کیا۔

"یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو زرفدیہ معاف کردیا جائے۔"

آپ ﷺ نے انصار کی سفارش کو نامنظور کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہرگز نہیں ایک درہم بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔"

بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت جس کا نام فاطمہ تھا نے چوری کی۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سفارش کرکے اس کی سزا معاف کرانا چاہی۔ حضور ﷺ نے انکار کرتے ہوئے نہ صرف اس کی سزا کو نافذ کیا بلکہ مسلمانوں کو مخاطب کرکے خطبہ ارشاد فرمایا۔

"تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوگئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو وہ اس پر حد جاری کرتے اور قسم ہے اللہ کی اگر فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتیں تو محمد ﷺ ان کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔"

ایک ملزم کی سفارش کے لئے لوگ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آپ اس ملزم کی سفارش کرکے اسے معافی دلا دیں مگر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب معاملہ سلطان تک پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سفارش کرنے والے پر اور جس کے لئے سفارش کی جائے اس پر لعنت بھیجتا ہے۔"

ایک حدیث کے مطابق ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ۔

"تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہ کچھ نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔"

ہم میں سے ہر شخص اپنے مرتبہ اور عہدے کے لحاظ سے پاسبان بھی ہے اور اللہ کے ہاں جوابدہ بھی ہے۔ اگر ہم نے اپنے عہدوں اور مرتبوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کسی کو ناجائز فائدہ پہنچایا یا کسی کی حق تلفی کرکے اس کو نقصان پہنچایا تو اسے سب سے بڑی عدالت میں ایک دن جوابدہ ہونا پڑے گا اور دنیا کے مال و اسباب وہاں کچھ کام نہ آئیں گے۔

آج ہمارے ہاں تمام فسادات اور خرابیوں کی جڑ رشوت خوری اور ناجائز سفارش ہے جب تک ہم ان ہر دو برائیوں سے اپنا دامن بچا کر نہ رکھیں گے نہ تو ہماری عبادات بارگاہ ایزدی میں قبول ہوں گی اور نہ ہی ہمارے معاملات میں درستگی آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم مسلمانوں کو ہر گناہ بالخصوص ناجائز سفارش کی لعنت سے نجات دلائے (آمین)۔

تحریر۔ حمیدہ بانو

اسلام کی اولین معلمہ

آپؓ کو اللہ نے انتہائی عقل و ذکاوت اور ذہانت و فراست عطا فرمائی تھی

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کے وقت آپؓ کے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان و اسلام کی دولت سے مشرف ہوچکے تھے۔ آپ نے اسلامی ماحول میں آنکھیں کھولیں۔ بچپن آغوش صدیقی میں گزارا اور جب آپ ہوش و حواس کی منزل کو پہنچیں تو سایہ نبوت میں داخل ہو چکی تھیں۔

۹سال کی عمر میں حرم نبوی میں داخل ہوئیں اور ابھی عمر کی دو دہائی پوری نہ کرنے پائی تھیں کہ سرکار دوعالم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ تقریباً ۹ سال آپ ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئیں لیکن اس قلیل مدت میں علوم نبوی ﷺ کے وہ خزانے جمع کرلئے جن کی مثال کسی دوسری صحابیہؓ کے یہاں نہیں ملتی۔ حدیثوں کی کتابیں آپ کی روایات سے بھری ہوئی ہیں۔ شاید کوئی باب حدیث اور فقہ کا ایسا نہ ہوگا جس میں آپؓ سے کوئی حدیث یا روایت منقول نہ ہو' جس باب کو بھی دیکھئے اس میں حضرت عائشہؓ سے مروی احادیث کثرت سے نظر آتی ہیں۔

محدثین نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث ہم تک پہنچائی ہیں تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی جن لوگوں نے آپ سے روایت نقل فرمائی ہیں ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔

آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی عقل و ذکاوت اور ذہانت و فراست عطا فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی صحبت سے بہت فیض حاصل کیا۔ صحابہ کرامؓ آپ سے سوالات کرنے کی ہمت نہ رکھتے تھے لیکن حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور ﷺ کی بے انتہا محبت کی وجہ سے سوالات کرنے سے کبھی نہیں جھجکتی تھیں۔ احادیث کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جس میں آپ کے اور آنحضرت ﷺ کے سوال و جواب مذکور ہیں۔ قرآن پاک کی تفسیر ہو یا فقہی مسائل' حلال و حرام کا ...

ہوں یا سرکاری احکام سب میں آپ کے سوالات اور آنحضرت ﷺ کی جانب سے ان کے جوابات منقول ہیں بلکہ بہت سے مسائل تو ایسے ہیں جن کے علم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ منفرد ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی خانگی زندگی کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے معلومات حاصل کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کو جب کوئی ایسی مشکل پیش آتی اور باہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچ پاتے تو ہم حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ سے دریافت کرتے اور ہم کو اس کا اطمینان بخش جواب مل جاتا۔ آپ سے علمی استفادہ کرنے والوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام بھی نظر آتے ہیں۔ تقریباً دو سو صحابہ اور تابعین نے آپ سے استفادہ کیا ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہی آپ نے فتوے دینا شروع کردیئے تھے۔ آپ کے دروازے پر پردہ ڈال دیا جاتا' عورتیں اور بچے جمع ہوجاتے اور باہر مردوں کا اجتماع ہوتا جن میں جلیل القدر صحابہؓ بھی شرکت فرماتے۔ ہر سال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جاتیں اور ایام حج میں مستقل درس دیتی رہتیں' جس میں دور دراز سے آنے والے حجاج شرکت کرتے۔ لوگ سوالات کرتے اور آپ ان کے سوالات کے جوابات دیتیں۔ دوسرے شہر کے لوگ بھی خط و کتابت کے ذریعہ آپ کے پاس استفتاء بھیجتے اور آپ ان کے جواب لکھواتیں۔ آپ کا دولت کدہ مستقل دارالافتاء بنا ہوا تھا۔ آپ کی خادمہ حضرت عائشہ بنت طلحہؓ آپ کی میر منشی اور کاتبہ تھیں۔

تفسیر و حدیث اور علم فقہ کے علاوہ آپ کو فرائض یعنی میراث اور شعر و ادب میں بھی ملکہ حاصل تھا اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی کبھی کبھی میراث وغیرہ کے مسائل آپ سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔

زمانے میں جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کا کوئی حل نہ ہوتا تو حضرت عائشہؓ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کو حل کراتے۔

آپ کو جاہلی شعراء کے بہت سے قصائد زبانی یاد تھے۔ فصاحت و بلاغت بھی آپؓ کی ضرب المثل تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں تحریر فرماتی ہیں۔

اما بعد فان العبد اذا عمل بمعصیۃ اللہ تعالٰی عاد حامدا ذاما۔

"جب کوئی بندہ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کے ثناء خواں اس کی مذمت کرنے لگتے ہیں۔"

اس ایک جملہ میں کتنی نصیحت اور کتنی فصاحت و بلاغت ہے' اسے ایک عربی زبان و ادب سے آشنا ہی سمجھ سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد تقریباً ۴۸ سال تک آپ مسند درس پر رونق افروز رہیں اور رمضان المبارک ۵۷ھ میں وفات پائی۔ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد آپؓ اتنی مدت تک یہ سلسلہ درس جاری نہ رکھتیں تو بہت سے مسائل تشنہ رہ جاتے' جن کا علم صحابہ کرامؓ میں سے کسی کو نہ تھا۔ ●●

ربیع الاوّل کا مطالبہ ــ اعتدال

تحریر۔ مولانا ظفر اللہ شفیق' لاہور

کائنات کی سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑا غم ایک ہی تاریخ اور ایک دن میں واقع ہوا

ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ایمان کے چمن میں بہار آجاتی ہے' عشق کی کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں' محبت کے پھول کھلنے لگتے ہیں۔ مودت کے موتی بکھرنے لگتے ہیں' فضاء نور سے معمور ہوجاتی ہیں' ہوائیں سرور سے مخمور ہوجاتی ہیں' افق خیال کیف کی دھنک سے رنگین ہوجاتا ہے' رخ کائنات مزید حسین ہوجاتا ہے' آسمان و زمین وجد میں آجاتے ہیں' ثریٰ سے ثریا تک گوشہ گوشہ' ذرہ ذرہ جھوم اٹھتا ہے۔

فرشتے اپنے اعتراض پر عرق ندامت میں ڈوب ڈوب جاتے ہیں۔ اس لئے کہ۔۔۔ روایت مشہورہ کے مطابق۔۔۔ اس ماہ کی بارہ تاریخ کو دعائے خلیلؑ و نوید مسیحاؑ نے لباس جسم پہنا۔ اپریل ۵۷۱ء کے موسم بہار میں گلستان رسالت کی بہار ظہور پذیر ہوئی' باعث تخلیق کائنات' فخر موجودات' آقائے دوجہاں' سرور کون و مکاں کی ولادت باسعادت ہوئی ﷺ۔

اور پھر ۱۱ھ میں بالاتفاق ۱۲ ربیع الاول ہی کو حبیب رب العالمین عشاق کو تڑپتا چھوڑ کر رفیق اعلیٰ سے جاملے۔ جہانوں کی رحمت مستور ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی اور آخری نعمت کے دیدار سے ہماری نگاہیں محروم ہوگئیں۔ آنجناب ﷺ کا سانحہ وفات اتنا المناک سانحہ ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی اتنا بڑا سانحہ رونما ہوا نہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک اتنا درد انگیز سانحہ رونما ہوگا۔ آج بھی مصیبت کی گھڑیوں اور فراق کی ساعتوں میں انسان اسی خیال سے تسلی و تسکین پاتا ہے کہ۔

لو کانت الدنیا قلوم لواحد
لکان رسول اللہ فیہا مخلدا

ترجمہ۔ "اگر دنیا میں کسی کو دوام نصیب ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہمیشہ زندہ رہتے۔"

جی ہاں! یہ بارہ ربیع الاول ہی کی تاریخ تھی' جب حضرت انسؓ پکار رہے تھے۔

"جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ہر چیز چمک اٹھی اور جس دن آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو ہر چیز بے نور ہوگئی۔" (ترمذی)

یہی بارہ ربیع الاول ہے اور میں سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی غم والم میں ڈوبی ہوئی یہ آواز سن رہا ہوں۔

"ہائے ابا! آپ ﷺ نے رب کی پکار پر لبیک کہا۔"

"ہائے ابا! جن کا جنت الفردوس ٹھکانہ ہے۔"

"ہائے ابا! ہم جبرئیلؑ کو آپ ﷺ کے رخصت ہونے کی خبر دیتے ہیں۔" (ترمذی)

کبھی سیدہؓ کے جذبات و کیفیات کا مظہر یہ شعر میرے دل میں درد کا طوفان برپا کردیتا ہے۔

ترجمہ۔ "(آپؐ کی وفات سے) مجھ پر اتنی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں کہ اگر اتنی مصیبتیں دنوں پر پڑتیں تو وہ راتوں میں بدل جاتے۔"

الغرض! کائنات کی سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑا غم ایک ہی تاریخ اور ایک ہی دن میں واقع ہوا۔ حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس تکوینی فیصلے سے ہمیں اعتدال کی تعلیم دے رہے ہیں کہ ہم اس دن نہ تو خوشی سے بے حال ہوجائیں اور نہ غم سے نڈھال ہوجائیں۔

کیا عجب ہے کہ ہم اس دن عید میلاد تو مناتے ہیں لیکن صدمہ وفات بھول جاتے ہیں!

۱۲ ربیع الاول کو جس عظیم ہستی ---ﷺ--- کی نسبت سے تقدس و عظمت حاصل ہے' وہ ہستی سراپا اعتدال تھی۔ رفتار میں اعتدال' گفتار میں اعتدال' قامت میں اعتدال' جسامت میں اعتدال' شریعت میں اعتدال' طریقت میں اعتدال' آپؐ کی امت کا لقب امت معتدل' آپؐ کا موسم ولادت تمام موسموں میں معتدل' سیرت طیبہ کا کوئی سا ورق الٹائیے' حیات مقدسہ کا کسی پہلو سے جائزہ لیجئے' آپ کو اعتدال ہی اعتدال نظر آئے گا۔

نظام کائنات کا محافظ اعتدال' صحت کا ضامن اعتدال ہے' حسن و جمال' توازن و اعتدال سے ہی عبارت ہے۔

دوستو! ربیع الاول کا ہم سے اہم ترین مطالبہ یہی ہے کہ ہم دامن اعتدال تھامے رکھیں۔

اعتدال عقیدے میں' عقیدت میں
اعتدال عبادت میں' ریاضت میں
اعتدال معاملت میں' معاشرت میں
اعتدال اخلاق میں' احوال میں
اعتدال محبت میں' نفرت میں
اعتدال تبلیغ میں' تعلیم میں

عصر حاضر' بلکہ ہر دور کے فتنوں کا بنیادی سبب بے اعتدالی اور حدود سے تجاوز ہے۔ اگر ہم سیاسی اور مذہبی کشاکشوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں' معاشی اور معاشرتی دشمنیوں سے دامن چھڑانا چاہتے ہیں تو اس کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ ہم جادۂ اعتدال پر گامزن ہوجائیں۔

اعتدال ہی عدل ہے
اعتدال ہی راہ سنت ہے
اور یہی "نوائے اہلسنت" ہے۔ ●●

مسلمانوں کو کمزور کرنے کی فرنگی سازش

انگریز نے دیکھا کہ یہ مسلمان ہمیشہ اپنے اسلام' ایمان' قرآن اور نبی کے لئے مضبوط اور ثابت قدم ہے اور ہمیشہ ہم سے جنگیں کرتے رہتے ہیں۔ عیسائیوں کے ساتھ کئی صلیبی جنگیں ہوئیں ان جنگوں نے ان عیسائیوں کو تھکا کر تباہ کر دیا اس کے بعد عیسائیوں نے کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو مات دیں بعد میں انہوں نے دو سو سال کی اسکیم ایک سال کی اسکیم پچاس سال کی اسکیم' ایسی اسکیمیں بنائیں کہ یہ کام اتنے سال میں کرنا ہے اس

طرح کی سازشیں شروع کردیں تاکہ آگے چل کر مسلمانوں کو ختم کیا جائے اور انہیں قرآن پاک کی تعلیم سے منحرف کردیں۔

کینیڈا میں ایک بڑی یونیورسٹی ہے جس کا سالانہ خرچ کچھ عرصہ پہلے ڈھائی کروڑ تھا اب اس سے بھی زیادہ ہوچکا یہ صرف اس لئے ہے کہ قرآن کے معنی اور مطلب کو بدل کر قوم کے سامنے پیش کیا جائے جب تک یہ بات سمجھ میں آئے تب تک کئی لوگ گمراہ ہوجائیں حدیث پاک کے صحیح مطالب کے خلاف تحقیقات لوگوں کے سامنے پیش کی جائیں ان میں جھگڑا اور اختلاف پیدا کیا جائے تاکہ لوگ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں اور ہر ایک الگ اپنی پارٹی بنا کر اس کا جدا جدا نام رکھیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ ٹکڑے ہوگئے اور ہر گروہ اپنے آپ کو جدا سمجھنے اور کہلانے لگا انگریز کے آنے سے پہلے مسلمانوں کا نہ تو قرآن کے مسئلے میں اختلاف تھا اور نہ نور اور بشر کے اختلافات تھے قرآن پاک کے معنی میں اختلافات حدیث یا نماز میں اختلافات انگریز کے پیدا کردہ ہیں تاکہ مسلمانوں میں اختلاف ڈال کر آپس میں لڑوا کر کمزور کیا جائے۔ انہیں گمراہ کرکے ان پر حکومت کریں اور ان کی طاقت تباہ کردیں یہاں تک کہ جہاد میں اختلاف' جہاد فرض ہے یا نہیں؟ اس طرح مسلمانوں کو نہتا کردیا۔ ایسی سازشوں میں یورپ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں کام کرنے والے پروفیسر مستشرقین arientatists اور پادریوں کا نہایت ہی گمراہ کن اور پرفریب کردار رہا ہے۔ یہ اپنے یہودی اور عیسائی حکمرانوں کے معاون بن کر اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی ظاہر کرچکے ہیں فری میسن کے ممبر' مسلمانوں کو سلف صالحین اور قرآنی قانون سے دور رکھنا چاہتے ہیں مسلمانوں کو اسلام دشمن قوتوں اور تحریکوں سے مکمل طور پر باخبر رہنا چاہئے اور ان سے علمی اعتبار سے مقابلہ کرنا چاہئے آپ کو تعجب ہوگا کہ کتنے ہی دین کا جذبہ رکھنے والے لوگ بیچارے قرآن کا علم اور صحیح صحبت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ایسی جماعتیں اور ادارے جو حضرات صحابہ کرام' فقہاء' اور حدیثیں جن کے ذریعے دین ہم تک پہنچا ہے ان پر ایسی ایسی تنقید کرتے ہیں کہ ان حضرات کی امانت و دیانت اور علمی بصیرت مشکوک بن جاتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ جو علم دین ہم تک پہنچا ہے اس کو مشکوک بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسرے دین لوگ مسلمانوں کو ان اعمال سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کو قوت اور شوکت ملتی ہے اور اسلام کا نفاذ ممکن ہوتا ہے اور یہ اعمال مثلاً "قرآن مجید کی تعلیم مسلمانوں کا اتحاد الٰہی حکومت اور جہاد وغیرہ ہیں۔ ہمارے ملک میں دین اور اسلام کے نام پر بے چینی اور گمراہی پھیلانے والی کئی ایسی جماعتیں ہیں جن کے امیر اور لیڈر فری میسن کی ممبر ہیں اور ہماری مسلمان ان باتوں کو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے حالانکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مکمل دین دیا ہے جس پر خود آنحضرت' اور ان کے صحابہ کرامؓ چلے اور جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دونوں جہانوں کی بھلائیاں اور عافیتیں رکھی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ●●

چند نصیحت آموز باتیں

خادم الدین بھاولپور

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو ہرگز کسی شیطان اور حاکم سے نہ ڈر جب تک میری بادشاہت باقی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان تو کھانے پینے کی فکر نہ کر جب تک میرے خزانے کو تو بھرپور پاتا ہے اور میرا خزانہ ہرگز خالی اور ختم نہ ہوگا۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان جب تو کسی امر میں عاجز ہوجائے تو مجھے پکار تو البتہ مجھے پائے گا اس لئے کہ تمام چیزوں کا دینے والا اور نیکیوں کا دینے والا میں ہوں۔

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تحقیق کرمیں تجھ کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی میرا ہی ہوجا اور مجھ ہی کو دوست رکھو؟

(۵) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو مجھ سے بے خوف نہ ہو جب تک کہ تو پل صراط سے نہ گزر جائے؟

(۶) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان میں نے تجھ کو نطفہ علقہ اور مضغہ سے پیدا کیا اور بکمال قدرت پیدا کرنے میں عاجز نہیں ہوا۔ تو پھر دو روٹی دینے میں کس طرح عاجز ہوں' پس تو دوسروں سے کیوں مانگتا ہے؟

(۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان میں نے تمام چیزیں تیرے لئے پیدا کی ہیں اور تجھ کو اپنی عبادت کے لئے لیکن تو اس چیز میں پھنس گیا جو تیرے ہی لئے پیدا کی تھی اور غیر کی وجہ سے مجھ سے دوری اختیار کرلی؟

(۸) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تمام چیزیں تیرے لئے اور ہر شخص اپنے لئے کوئی چیز طلب کرتا ہے اور میں تجھ کو تیرے لئے چاہتا ہوں اور تو مجھ سے بھاگتا ہے؟

(۹) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو خواہشات نفسانی کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہوجاتا ہے اور کبھی میری وجہ سے اپنے نفس پر ناراض نہیں ہوتا؟

(۱۰) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تجھ پر میری عبادت ضروری ہے اور مجھ پر تجھے روزی دینا مگر تو اپنے فریضے میں اکثر کوتاہی کرتا ہے اور میں تجھے روزی دینے میں کبھی کمی نہیں کرتا؟

(۱۱) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو آئندہ کی روزی بھی آج ہی طلب کرتا ہے اور میں تجھ سے آئندہ کی عبادت نہیں چاہتا؟

(۱۲) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان جو کچھ میں نے تجھ کو دے دیا ہے اگر تو اس پر راضی ہوجائے تو ہمیشہ آرام و راحت میں رہے گا اور اگر تو اس پر راضی نہ ہوا تو میں تجھ پر دنیا کی حرص مسلط کردوں گا کہ وہ تجھ کو دربدر پھرائے کتے کی طرح دروازوں پر ذلیل کرائے اور پھر بھی تو شئے مقدر کے علاوہ کچھ نہ پائے گا؟ ●●

مسلمان نوجوان سے خطاب

تحریر۔ محمد طاہر جمیل

اے مسلمان!

اے نوجوان!

اے ملت کے پاسبان!

نوجوان ملت اسلامیہ کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ اگر ان کی تربیت اسلامی خطوط پر کی جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ اسلام کے جاں نثار مجاہدین بن کر اس کی کھوئی عظمت کو واپس لا سکتے ہیں بلکہ اسلامی اخلاق کے زندہ پیکر بن کر وہ مثالی معاشرہ بھی قائم کرسکتے ہیں' جس کی بنیاد خوف الٰہی اور حب رسول ﷺ پر رکھی گئی ہو اور جس میں ہر فرد خواہ وہ کمزور ہو یا طاقتور' سیاہ ہو یا سفید' غلام ہو یا آقا' پورے قلبی سکون اور اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا حق رکھتا ہو۔ جہاں خوشحالی کا دور ہو تو سب کے سب اس میں شریک ہوں اور تکلیف آئے تو بھی مل کر جھیلیں۔ مگر افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کے نوجوان اسلامی معاشرے کے قیام کی جدوجہد میں شریک ہونے کی بجائے اپنی قوت لادینی تحریکوں میں صرف کررہے ہیں۔ غیر اسلامی نظام تعلیم اور مغربی تہذیب کی فریب کاری نے ان کا انداز فکر ہی بدل ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے یہ نوجوان کئی کئی گھنٹے سینما ہالوں اور تفریح گاہوں میں صرف کردیتے ہیں لیکن مساجد کو آباد کرنے کی ضرورت تک محسوس نہیں کرتے۔

مغربی تہذیب کی تقلید اور فیشن پرستی میں اندھا دھند جھولیوں دولت لٹاتے ہیں لیکن اسلام کی راہ میں ایک پائی تک خرچ کرنے کا حوصلہ نہیں پاتے۔

کاش! اسلام کے یہ سپوت محسوس کریں کہ کفر مسلسل چودہ سو سال سے ان کی سچائی کی اس شمع فروزاں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بجھا دینا چاہتا ہے۔

کاش! کوئی ان بے حس نوجوانوں کا احساس زندہ کرنے کے لئے میدان میں نکلے' جنہیں مست فلمی دھنوں نے کشمیر و فلسطین کی بہو بیٹیوں کی آہ و بکا سننے سے بے نیاز کردیا ہے' جو فلمی کھیلوں میں اس قدر کھو گئے ہیں کہ انہیں قبلہ اول سے اٹھنے والے شعلوں کی بھی خبر نہیں اور جنہوں نے مغربی تہذیب کے لئے بطحا کے سبق کو بھلا دیا ہے۔

افسوس! کہ ہم بے حسی کو اپنائے ہوئے ہیں۔ ہم جان

و کر اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں۔ اے اللہ ہمیں
ف فرما (آمین)۔

ے غافل نوجوانو!

ے دنیا بھر کے مسلمانو!

ذرا اس ملت کی بدحالی دیکھو، جس کی حکومت کرۂ ارض کے تین بڑے براعظموں میں پھیلی ہوئی تھی، جس کی مت سے روم کے قیصر اور ایران کے کسریٰ لرزتے تھے۔

ؤ! آج اس کی بے چارگی پر ترس آتا ہے۔ یہی تو ہے وہ ت کہ جس کا ہر فرد عظمت کا مینار اور انسانیت کا جوہر تھا۔ ں کی پیشانی کی سلوٹیں تاریخ کے نئے باب کا عنوان بن جایا تی تھیں۔

کیا آج انہی کے ہاتھوں اپنے ہی اصولوں کی دھجیاں نہیں رہی ہیں؟

ہمیں ایک زندہ قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے، جو نیل کے ساحل سے لے کر کاشغر تک بیدار ہو۔

سلم نوجوانو! اپنی صلاحیتوں سے کام لو۔ اپنی قوت رادی سے مغربی تہذیب کو ٹھکرا دو۔ اپنے کردار کی عظمت ور سچائی سے اپنی دیرینہ روایات کو زندہ کرو۔ اپنے اخلاق اخلاص سے اخوت کے شجر کی آبیاری کرو۔

سلم نوجوانو! اٹھو پندرھویں صدی ہجری کی سب سے ڑی اور سب سے اہم جدوجہد میں مصروف ہو جاؤ۔ آج تمہاری مسجدیں بے آباد ہیں، کچھ کرو کہ تمہاری مسجدیں تمہاری قومی تنظیم کے مرکز بن جائیں۔ تمہاری اذانیں بے اثر ہیں، دعا کرو کہ یہ تمہارے قلب کو بھی گرمائیں۔ تمہارے معاشرے میں خرابیاں ہیں، ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھو جہاں انسانی شرف کا پیمانہ زر کی بجائے تقویٰ ہو۔ روح بلال پیدا کرو کہ کرۂ ارض پر اذان بلالؓ بلند ہو اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین، سرور کائنات ﷺ کا پیارا دین، دین اسلام یورپ کی وادیوں افریقہ کے صحراؤں غرضیکہ ہر جگہ ہمیشہ ہمیشہ غالب ہو جائے (آمین)۔

جہادِ ختمِ نبوت

تحریر۔ عبدالباسط راشد اعوان، کوٹری سندھ

مسیلمہ کذاب نے جو اپنی نبوت کا مدعی تھا اپنے وطن یمامہ سے ایک خط حضور ﷺ کے نام لکھا جو یہ ہے۔

ترجمہ۔ "خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے خدا کے رسول محمد ﷺ کی طرف واضح ہو کہ آدھی زمین ہماری اور آدھی قریش کی ہے۔ لیکن قریش انصاف نہیں کرتے۔ اور سلام ہو آپ پر۔"

حضور ﷺ نے فوراً اس خط کا جواب لکھوایا۔ جو یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من محمد النبی الی مسیلمۃ الکذاب

اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء والعاقبۃ للمتقین والسلام علیٰ من یتبع الھدیٰ۔

ترجمہ۔ "اللہ کے نام سے جو کمال مہربان اور رحم والا ہے۔

محمد ﷺ خدا کے نبی کی طرف سے بہت بڑے جھوٹے مسیلمہ کی طرف۔

واضح ہو کہ، زمین خدا کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بناتا ہے اور انجام نیک لوگوں کے لئے ہے۔

اور سلام ہو اس پر جو سیدھی راہ چلے۔"

یہ مکتوب گرامی حضور ﷺ نے حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو دے کر یمامہ روانہ فرمایا۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ یہ گرامی نامہ لے کر مسیلمہ کے دربار میں پہنچے اور آپ ﷺ کا خط پیش کیا۔ مسیلمہ یہ خط پڑھ کر جل بھن گیا اور غصہ میں بولا۔

اتشھد ان محمد الرسول اللہ۔

"کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔"

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں ہاں بے شک وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

مسیلمہ نے پھر پوچھا۔

اتشھد انی رسول اللہ۔

"کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔"

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

انی اصم لا اسمع۔

"میں اس کلام کے سننے سے بہرہ اور یہ گواہی دینے سے گونگا ہوں۔"

مسیلمہ نے ایک دو مرتبہ پھر پوچھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہر بار یہی جواب دیا۔ تو اس مردود نے حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کے سر سے پاؤں تک کے کل اعضاء الگ کر دیئے اور آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے لیکن زبان حق سے مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کی گواہی نہ دی۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ ص۳۲۸)

حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقامو کی سچی تفسیر تھے اور ان کے پائے استقلال میں دنیا کی کوئی طاقت لغزش نہ لاسکی اور انہوں نے عشق رسول ﷺ کی راہ میں یہ ثابت کرکے دکھا دیا کہ۔

صراط عشق پر ازبسکہ ہے قدم میرا
دم شمشیر قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا

اور ان لوگوں نے اپنے رسول ﷺ سے محبت کرنے کا جو حق تھا وہ ادا کرکے دکھا دیا اور مسلمانوں کو یہ درس دے دیا کہ مسلمانو! اپنے رسول ﷺ کی محبت و الفت کو ہر حال میں سامنے رکھو اور اپنا ورد یہی رکھو کہ اے خاتم النبیین ﷺ۔

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

بقیہ۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

اس کے باعث خطرہ میں ہے۔"

جب تک سلطانات کی یہ شکل قائم نہ ہو گی مرزائی استعماری طاقتوں کی بدولت ملک و قوم کے لئے مستقلاً" خطرہ بنے رہیں گے۔

حتیٰ کہ ایک ایسے سانحے کا رونما ہونا یقینی نظر آرہا ہے جو سانحہ کہ آج ملت عربیہ کی حیات اجتماعی کے لئے اسرائیلی سرطان کی شکل اختیار کرچکا ہے۔

جاری ہے

لیس لہ نظیر فی العالم
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدیوں بعد
جامعہ اسلامیہ منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں حفظ بخاری
کا شعبہ قائم ہو چکا ہے اور اب تک تین حفاظ بخاری (متن و سند) فارغ ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ والمنۃ۔ امسال داخلہ جاری ہے۔
شرائط ۱۔ حافظ قرآن۔ ۲۔ فارغ التحصیل عالم جید جدل۔ ۳۔ طلباء جس مدرسہ سے فارغ ہوں اس کے مہتمم یا شیخ الحدیث کا تصدیق نامہ ذکاوت و تدین۔ ۴۔ تمام رخصتیں منسوخ (دیگر امور بالمشافہ) بنا و داخلہ الاول فالاول۔
مراعات قیام طعام، نقد وظیفہ ایک ہزار روپیہ ماہوار، پہلے ماہ میں تین سو روپے ماہانہ، اس کے بعد ہر ماہ ایک سو روپے اضافہ، حتیٰ کہ ساتویں ماہ ایک ہزار پھر ہر ماہ ایک ہزار روپیہ۔ دورۂ حدیث کے طلبہ کا وظیفہ ۲۷۵ روپے ماہانہ۔ جامعہ ہذا میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق ہوتی ہے۔ کثیر حضرات کے لئے بلور موقع۔
المعلن : محمد یعقوب ربانی خادم حدیث و مہتمم جامعہ اسلامیہ محلہ درس والا۔
منڈی فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ)

تحریر۔ قاری قیصر عبداللہ عثمانی رابطہ سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

کراچی کے قادیانی اکھاڑے میں

مبلغین ختم نبوت کی

قادیانی مربی سے گفتگو قادیانی مربی کے پسینے چھوٹ گئے

آج صبح ایک ساتھی کی دعوت پر مبلغین ختم نبوت حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا محمد علی صدیقی، محمد انور رانا، قیصر عبداللہ عثمانی قادیانیوں سے ان کی عبادت گاہ بیت الحمد رام سوامی میگزین پلازہ عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی میں ایک دوست کی دعوت پر مباحثہ کرنے کی غرض سے گئے وہاں پر قادیانیوں کے مربی مرزا مظفر محمود اشرف نائب قائد کراچی اور ان کے ساتھیوں سے بات ہوئی۔ اس محفل میں سب سے پہلا سوال محترم مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہم مرزا صاحب کی زندگی کا جائزہ لیں گے کہ وہ کس قسم کے آدمی تھے کیا واقعی وہ شخص اس قابل تھا کہ اس کو ایک شریف انسان تصور کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا تمہید کے طور پر مولانا موصوف نے مرزا صاحب کے چند اوصاف پر روشنی ڈالی۔ مثال کے طور پر کہ وہ جو دعوے کیا کرتے تھے وہ پورے ہوئے کہ نہیں۔ محمدی بیگم کے بارے میں انہوں نے جو پیشن گوئی کی کیا وہ پوری ہوئی؟ ان کے معاملات پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے کتاب براہین احمدیہ کی ۵۰ جلدیں لکھنے کی غرض سے لوگوں سے ایڈوانس پیسے لئے اور کہا کہ ہم اس کی پچاس جلدیں لکھیں گے مگر چار لکھ کر کافی عرصہ خاموش رہے۔ لوگوں نے مطالبہ کیا تو مرزا صاحب نے پانچویں جلد لکھ کر کہنے لگے کہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے سو وعدہ پورا ہوگیا۔ مگر مربی مظفر محمود کی طرف سے کوئی مستند جواب نہ ملا وہ پریشان ہوگیا۔ اس نے فوراً حیات عیسیٰ ابن مریمؑ کے مسئلہ کو اٹھایا حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب کی طرف سے اس کے ہر سوال کا معقول جواب ملتا رہا مگر وہ نہ مانا تو مولانا تونسوی اور باقی احباب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی کتابوں سے مختلف حوالہ جات دیئے تو مربی صاحب مزید پریشان ہوگئے۔ مولانا صدیقی صاحب اور مولانا موصوف کی طرف سے دلائل مضبوط ترین صورت اختیار کرتے گئے۔ وہ مزید پریشان ہوتا گیا۔ کسی بات کا بھی مظفر محمود نے معقول جواب نہ دیا تو مولانا نے فرمایا کہ آپ تیاری کرلیں ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے مگر وہ اصرار کرتا رہا کہ میری تیاری ہے۔ آپ بات کریں مولانا تونسوی اور انور رانا صاحب نے بڑی معقول گفتگو کی تو وہ بالکل لاجواب ہوگیا۔ حیات مسیح پر مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی عرصہ بارہ سال تک حیات مسیح بلکہ اور انبیاء کو زندہ کہتا رہا اس کی اپنی کتابوں میں بے شمار ثبوت موجود ہیں مگر عرصہ بارہ سال کے بعد مرزا صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کیا آخر کیوں عقیدہ تبدیل کرنے کی وجہ کیا تھی تو مربی کہنے لگا کہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم وصال فرماگئے ہیں تو لہٰذا ہم نے آپ کو مسیح موعود کے طور پر پسند فرمایا ہے۔ مولانا صدیقی صاحب اور تونسوی صاحب نے فرمایا کہ اگر مرزا ملہم تھا تو پھر اس کی باتوں میں اختلاف کیوں تھا۔ وہ پہلے کچھ بات کرتا پھر کچھ دن بعد کچھ کہتا۔ نبی جو بات ایک مرتبہ کرتا ہے پھر بدلتا نہیں مگر مرزا کیسا نبی ہے کہ ایک بار جو بات کرتا ہے پھر چند روز کے بعد کچھ اور کہتا ہے تعجب ہے کہ ایسے آدمی کو لوگ نبی کہتے ہیں ہم آپ سے یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ اس کو ایک شریف آدمی ہی ثابت کردیں تو بڑی بات ہم اس کو اس کی تحریروں سے ثابت کریں گے کہ وہ ایک شریف آدمی بھی نہیں تھا لیکن مرزائی مربی مرزائی تحریرات کی طرف آنے سے گریز کرتا ہے۔

حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد علی صدیقی، محمد انور رانا، قیصر عبداللہ عثمانی کو جب کوئی معقول جواب نہ ملا انہوں نے مرزا مظفر محمود سے کہا کہ آپ ہمارا وقت ضائع نہ کریں کوئی معقول سوال کریں تو اس نے حضرت عیسیٰؑ کی حیات کے انکار کے کچھ دلائل دیئے جس میں سب سے پہلی دلیل اس نے یہ کی کہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے کہ قد خلت من قبله الرسل تو خلت بمعنی موت کے ہے اور اس سے پہلے تذکرہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا کہ عیسیٰ بن مریم ایک رسول ہیں اور ان سے قبل بہت سے رسول گزر گئے۔ گزر جانا بمعنی موت ہے لہٰذا جتنے رسول عیسیٰؑ سے قبل گزر گئے وہ وصال فرماگئے لہٰذا عیسیٰؑ بھی وصال فرماگئے۔ اس آیت سے یہ بات ثابت ہے۔

اس پر مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے کہا کہ خلت بمعنی موت نہیں خلت کے معنی گزرنے کے ہیں اور مرزائی مربی اصرار کر رہا تھا کہ نہیں موت ہیں۔ تو مولانا تونسوی نے فرمایا کہ جناب آپ یہاں سے گزریں تو کیا آپ مرجائیں گے لیکن پھر بھی اس نے ایک اور دلیل دینا شروع کی تلک امة قد خلت یہاں اس کا معنی موت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پہلے جتنے نفوس تھے وہ مرگئے تو اس پر مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے کہا کہ لفظ امت سے کون لوگ مراد ہیں۔ مرزائی مربی کہنے لگا کہ یہودی اور عیسائی تو مولانا صدیقی نے کہا کہ کیا آج یہودی عیسائی زندہ نہیں ہیں مرزائی مربی نے کہا کہ امت بمعنی اس وقت کے لوگ تھے اب کے نہیں تو مولانا نے کہا کہ سوچ لیں آپ کیا کہہ رہے ہیں امت سے چند افراد مراد لے رہے ہیں اس پر زبردست قہقہہ پڑا اور مرزائی اپنے مربی کا منہ دیکھتے رہے۔

مجلس کے مبلغین اس بات پر زور دیتے رہے کہ دو ٹوک بات ہونی چاہئے ہاں یا نہ' لیکن قادیانی مربی اس بات پر نہ آیا۔

مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے مرزائی مربی سے کہا کہ کیا آپ مرزا کو ملہم مانتے ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں مرزا صاحب بے شک ملہم تھے تو مولانا نے فرمایا کہ اگر وہ ملہم تھے تو ان کی باتوں میں اختلاف کیوں پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے پاس جواب نہ تھا۔ مولانا تونسوی صاحب نے ختم نبوت مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی رکن ہے اس مرزائی مربی نے کہا کہ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان ہیں جس پر اسلام کی عمارت کی بنیاد رکھی ہوئی ہے لہٰذا ان میں سے ایک بھی ختم نبوت کے بارے میں نہیں لہٰذا عقیدۂ ختم نبوت کی اسلام میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ مربی کے اس سوال کے بعد مولانا تونسوی نے فرمایا کہ اگر عقیدۂ ختم نبوت کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو پھر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے دور خلافت میں جب مسیلمہ کذاب کے خلاف کارروائی کی تو اس میں بارہ سو مسلمان شہید ہوئے جبکہ اسلام کے ستائیس سالہ دور میں صرف تین سو کے قریب صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ لہٰذا یہ بات اس کی وضاحت کرتی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ مرزائی مربی نے اس بات پر اعتراض کیا کہ جب تک مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت تک تمام مکاتب فکر (نوٹ۔ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں) کے علماء متفقہ طور پر اس بات کا اعتراف کرتے تھے کہ اس صدی میں مرزا صاحب سے بڑا کوئی خادم اسلام نہیں ہے۔ میں آپ کو بڑے بڑے علماء کے حوالہ جات پیش کر سکتا ہوں۔ اس پر مولانا موصوف نے فرمایا کہ بھائی جب تک اس کا کفر لوگوں پر عیاں نہیں ہوا تھا اس کی عزت کرتے تھے اس کو اچھا آدمی سمجھتے تھے مگر جب اس کا کفر عیاں ہو گیا تو پھر علماء دین نے بھرپور طریقے سے اس کی مخالفت کی۔ اس کے تمام کفریہ عقائد کی تردید کی اس کے بارے میں چھان بین کی کہ آخر یہ شخص کس کے اشارے پر اس قسم کے کفر بکتا ہے تو معلوم ہوا کہ اسلام دشمن لوگ مرزا کو اپنے مفادات کی غرض سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی غرض سے مرزا صاحب کو استعمال کر رہے ہیں تو اس کے چہرے کو لوگوں کے سامنے بے نقاب کیا۔ جب بار بار قادیانی مربی مرزا کو مسیح موعود ظاہر کرنے پر زور دے رہا تھا تو اس پر مولانا تونسوی صاحب نے فرمایا کہ مسیح جو آنا ہے تو وہ مسیح ابن مریمؑ ہو گا اس کا حدیث میں ذکر آیا ہے اور تم مرزا کو مسیح موعود کہتے ہو یہ تو مسیح ابن مریم نہیں تھا بلکہ ابن چراغ بی بی ہے تو آپ بتائیں کہ ابن چراغ بی بی یعنی مرزا کیسے مسیح ابن مریم بنا لیکن قادیانی مربی کے پاس جواب نہ تھا تو اس پر مولانا موصوف نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے تو ہم آپ کو بتائیں کہ مرزا ابن چراغ بی بی سے کیسے ابن مریم بنا لیکن قادیانی مربی آئیں بائیں شائیں کرتا رہا لیکن کوئی معقول جواب نہ دے سکا اور نہ اس کو یہ ہمت ہوئی کہ مولانا موصوف سے یہ کہنے کی کہ آپ بتا دیں کہ مرزا ابن چراغ بی بی سے مسیح ابن مریم کیسے بنا۔ حضرت عیسیٰؑ کی وفات پر بحث کرتے ہوئے مولانا تونسوی نے کہا کہ تم کس لحاظ سے حضرت عیسیٰؑ کی ذات پر بحث کرتے ہو حالانکہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ مندرجہ روحانی خزائن پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ نزول مسیح کا مسئلہ ہمارے ایمانیات کا جزو نہیں نہ دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہے۔ جب عیسیٰؑ کا مسئلہ ایمانیات کا جزو ہی نہیں اور دین کے رکن میں سے کوئی رکن ہی نہیں تو پھر اس مسئلہ پر بحث کرنا بالکل فضول ہے۔ مرزائی مربی پھر ایک بار وفات مسیح کے مسئلہ پر آیا کہنے لگا کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں کوئی بھی نبی آج زندہ موجود نہیں تو اس پر کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے فرمایا کہ سوچ لیں آپ جو بات کہہ رہے ہیں یہ آپ مرزا صاحب کی کتابوں کے مطابق کہہ رہے ہیں۔ مرزائی مربی کہنے لگا بالکل تو مولانا صدیقی نے فرمایا کہ اگر مرزا یہ بات لکھے کہ ایک نبی زندہ موجود ہے (الہام) آسمانوں پر اس پر موجود تمام مرزائی چونک اٹھے کہ مرزا نے کس کو زندہ لکھا ہے تو مولانا صدیقی نے بتایا کہ اس کی کتاب روحانی خزائن جلد ۸ کتاب نور الحق ہر دو حصہ ص ۶۸۔۶۹ میں حوالہ درج ذیل ہے (حوالہ) اور اس کو خدا کوہ سینا میں اس سے ہم کلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا۔ یہ وہی موسیٰؑ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ اس پر مرزائی مربی اور اس کے تمام ساتھی ششدر رہ گئے اور بڑے تعجب سے حوالہ مذکورہ کو دیکھنے لگے تو مولانا صدیقی نے فرمایا کہ ہم اس قسم کے بے شمار حوالہ جات آپ کو دکھا سکتے ہیں آپ یہ بتائیں کہ مرزا نے جو یہ بات لکھی کہ موسیٰؑ کا زندہ ہونے کا اشارہ قرآن میں موجود ہے تو کہاں موجود ہے اس بات کا جواب مرزائی مربی کے پاس نہ تھا۔ پھر مولانا نے سوال کیا کہ موسیٰؑ کا زندہ ہونا قرآن کریم میں موجود ہی نہیں تو مرزا نے قرآن پر جھوٹ بولا اور جھوٹا آدمی نبی تو درکنار ایک شریف آدمی ہی تصور نہیں کیا جاتا اور حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے کے ہیں مرزا پہلے کو تو زندہ مان رہا ہے لیکن عیسیٰؑ کی زندگی کا قائل نہیں یا للعجب تو مرزائی مربی آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ دریں اثناء گفتگو کرتے ہوئے مولانا تونسوی صاحب نے مرزائی مربی سے کہا کہ آپ کا مرزا عجیب ہے جس کو تم سلطان القلم کہتے ہو اس کی تحریروں میں اتنا تضاد ہے کہ براہین احمدیہ ہر حصہ چہارم میں لکھتا ہے کہ عیسیٰؑ زندہ آسمانوں پر جا بیٹھے پھر لکھتا ہے کہ عیسیٰؑ وفات پا گئے اور عیسیٰؑ کی وفات اتنے زور سے ثابت کرتے رہے اور تمام انبیاء کی وفات مانتا ہے اس کے بعد موسیٰؑ کو زندہ آسمانوں میں مانتا ہے۔ اور اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے گھوڑے اور گدھے آسمانوں سے نازل ہو سکتے ہیں کہیں لکھتا ہے کہ میں خدا کی بیوی ہوں بیٹا ہوں اور اپنے بارے میں کہیں لکھتا ہے کہ میں معجون مرکب ہوں اور کہیں حجر اسود اور کہیں کہتا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ کہیں کہتا ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں اور کہیں کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریمؑ ہوں۔ کہیں کہتا ہے مثل مسیح ہوں کہیں کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں کہیں مرزا اپنا الہام اردو میں شائع کرتا ہے کہیں انگریزی میں کہیں سنسکرت میں نہ اردو مرزا کی زبان تھی نہ انگریزی نہ سنسکرت مرزا کی زبان تو پنجابی تھی تو یہ کیا بات ہوئی تو مرزائی مربی اس پر کہنے لگا کہ یہ اللہ کا فضل ہے تو مولانا محمد علی صدیقی نے کہا اللہ اپنا قانون تبدیل نہیں کیا کرتا آج تک جتنے بھی نبی آئے آدمؑ سے لے کر خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ تک کوئی نبی بھی اپنی قوم کی غیر زبان میں نہیں آیا کیونکہ اللہ کا قانون ہے قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ "اور نہیں بھیجا ہم کوئی رسول مگر اس قوم کی زبان میں" تو مرزا کی زبان تو پنجابی تھی۔ یہ انگریزی اور سنسکرت کے الہام چہ معنی دارد۔ لیکن مرزائی مربی کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا وائے حسرت۔ اسی گفتگو کے دوران مولانا تونسوی نے تذکرہ (ص ۷۵۔۷۶) جو مرزا کی الہامی کتاب ہے اس میں ایک حوالے کا اشارہ دیتے ہوئے کہا کہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر میرے پاس بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا ہے۔ پڑھتے پڑھتے اس نے یہ آیت پڑھی انا انزلنہ قریبا من القادیان لکھی ہوئی تھی تو میں نے دل میں کہا کہ واقع طور پر قادیان کا نام قرآن کریم میں درج ہے تو مرزائی مربی کہنے لگا کہ یہ استعارے کے رنگ میں تھا اور استعارے کے رنگ میں کوئی کچھ بھی بن سکتا ہے مرزائی مربی کہنے لگا ہاں بن سکتا ہے تو مولانا صدیقی نے کہا کہ اچھا بن سکتا ہے تو مولانا تونسوی نے کہا کہ استعارے کے رنگ میں آپ مجھے اپنا باپ تسلیم کریں گے کیونکہ میں کہتا ہوں میں استعارے کے رنگ میں آپ کا باپ ہوں اس پر رانا محمد انور سرکولیشن منیجر ہفت روزہ ختم نبوت نے برجستہ کہا کہ مولانا یہ تسلیم کر لیں گے کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کو چھوڑ کر مرزا کو نبی مان لیا تو مرزائی مربی نے فوراً کہا کہ ہاں (آپ کو باپ) میں استعارے کے رنگ میں آپ کو میں اپنا باپ مانتا ہوں اس پر مولانا تونسوی نے فرمایا کہ آپ کو اپنے باپ کے حق میں شک ہے کہ آپ استعارے کے رنگ میں اپنا باپ مان رہے ہیں۔ اس پر مرزائی مربی لاجواب ہو گیا اور محفل گفتگو برخاست ہو گئی اور تمام مرزائی اپنے مربی کو یوں حسرت سے دیکھ رہے تھے جیسے بھوکے آدمی سے کھانا چھین لیا جائے اور وہ حسرت بھری نظروں سے کھانے کو دیکھ رہا ہوں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد اپنے رب کی حمد و ثناء اور حضور ﷺ پر درود پڑھتے ہوئے فاتحانہ انداز میں اپنے دفتر لوٹ آیا۔

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

نوادرات حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر۴

چنانچہ سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ انچارج یادداشتوں "مارشل لاء سے مارشل لاء" تک میں اس واقعہ کو یوں تحریر کرتے ہیں۔

"لیکن اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق جس میں ۱۸/اگست اور ۱۷/اگست کے درمیان عرصہ میں ردوبدل کیا گیا اور ریڈ کلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔

کیا ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی جس پر ریڈ کلف نے ۸/اگست کو دستخط کئے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترامیم کرائیں۔ افواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی فائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں ناجائز طریق پر ردوبدل ہو سکتی تھی تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈ کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور جو بہرحال مسلم اکثریت کا ضلع تھا۔ قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے لیکن جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیلیں پاکستان میں آئیں اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوا تحصیل شکر گڑھ) پاکستان کا حصہ بنا کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹھان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں غالباً" نہیں آیا تھا کیونکہ یہ پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً" غیر متعلق تھا۔ ممکن ہے ریڈ کلف کو اس نقطے کا کوئی علم ہی نہ ہو لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تحصیل پٹھان کوٹ کے ادھر ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح وہ کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی کرنے پر اتر آیا تھا۔ اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈ کلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو اور پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار اعظم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو۔

ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق چودھری ظفر اللہ خان جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے خود بھی ایک افسوس ناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کرے گی لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا' لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی۔"

(روزنامہ مشرق ۳/فروری ۱۹۶۴ء)

اب اس سلسلہ میں خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس محمد منیر کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"اب ضلع گورداسپور کی طرف آیئے کیا یہ مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی۔ لیکن پٹھان کوٹ تحصیل اگر بھارت میں شامل کر دی جاتی تو باقی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود بخود بڑھ جاتا۔

مزید برآں مسلم اکثریت کی تحصیل شکر گڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی۔ اگر اس تحصیل کو تقسیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک معاون نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا گیا جہاں یہ نالہ ریاست کشمیر سے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کو اس لئے بھارت میں شامل کیا گیا کہ اس وقت بھی بھارت کو کشمیر سے منسلک رکھنے کا عزم و ارادہ تھا۔

اس ضمن میں میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوس ناک امکان کے طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لئے حقائق اور اعداد و شمار پیش کئے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھین اور نالہ بسنتر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور اسی دعویٰ کے لئے دلیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اجھ اور نالہ بھین کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصے میں آ گیا ہے لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت سے ہمارے لئے سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۷/جولائی ۱۹۶۴ء)

محولا بالا اقتباسات اتنے واضح ہیں کہ مرزائیت کے سیاسی و شرعی وجود کے متعلق کوئی غلط فہمی باقی نہیں رہتی۔ ہر حوالہ اپنی جگہ مکمل اور اس کے عزائم و مقاصد کی صحیح تصویر پیش کرتا ہے۔ یہی وجوہ ہیں جن کی بنا پر مسلمانوں کے تمام فرقوں نے متفقہ طور پر مرزائیت کو اسلام کا باغی اور ان کے پیروؤں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے حتیٰ کہ ۱۹۵۳ء میں ملک بھر کے علماء نے جو مختلف مسالک و مشارب سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا واضح مطالبہ کیا۔ اس تحریک کے احوال و نتائج اور آثار و مظاہر تمام مسلمانوں کے علم میں ہیں۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ نیا نہیں بلکہ علامہ اقبال نے پاکستان بننے سے کہیں پہلے انگریزی حکومت کو خطاب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ۔

"ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ ملت اسلامیہ کو اس مطالبے کا پورا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے کیونکہ ابھی قادیانی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکیں۔"

(اسٹیٹسمین کے نام خط۔ ۱۰/جون ۱۹۳۵ء)

علامہ اقبال نے حکومت کے طرز عمل کو جھنجھوڑتے ہوئے مزید فرمایا۔

"اگر حکومت کے لئے یہ گروہ مفید ہے تو وہ اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے لیکن اس ملت کے لئے اسے نظر انداز کرنا مشکل ہے جس کا اجتماعی وجود

ناموس رسالتؐ کے قانون کے سلسلہ میں آنے والی وضاحتیں ناکافی ہیں

واضح اعلان ہونے تک تحریک جاری رکھی جائے گی' مولانا خان محمد کندیاں شریف

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ دیگر قوانین سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمانان پاکستان اس میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ اور طریقہ کار کی تبدیلی کو برداشت نہیں کریں گے۔ وفاقی کابینہ کے فیصلہ پر حکومت کی ہٹ دھرمی اور اسے پولیس کا دائرۂ کار سے نکالنا مسلسل اسلامیان پاکستان کے لئے تشویش کا باعث بنا ہوا ہے اور یہ فیصلہ کہ پولیس کسی گستاخ رسول ﷺ کو گرفتار نہیں کر سکے گی انا اطلاع کرنے والے کو سات سال سزا بھگتنا پڑے گی جبکہ غلط شکایات کے لئے کئی ایک دفعات موجود ہیں۔ اس قسم کی ترمیم قانون کی افادیت ختم کر دے گی۔ نیز حکومتی اراکین کی طرف سے آنے والی وضاحتیں ناکافی ہیں۔ جب تک یہ اعلان نہیں کیا جاتا کہ ناموس رسالت ﷺ کا قانون اپنی سابقہ حالت پر قائم ہے اس وقت تحریک جاری رہے گی۔ نیز قائد تحریک ختم نبوت کل جماعتی مجلس عمل کے راہنماؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ واضح اعلان آنے تک تحریک جاری رکھیں۔

وہین رسالتؐ کے ملزموں کو رعایت دینا نیو ورلڈ آرڈر کا حصہ ہے

لاہور۔ شبان ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری یز خان نے اپنے ایک اخباری بیان میں وزیر قانون کے توہین سالتؐ کے ضمن میں دیئے گئے بیان کی شدید مذمت کی ہے ر کہا ہے کہ قانون توہین رسالتؐ کے ملزموں کو رعایت دینا ظریہ پاکستان اور اسلام سے غداری کے مترادف ہے۔ نہوں نے کہا کہ توہین رسالتؐ کے مجرموں کو رعایت دینے ے لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور مجرم کو وقع پر ہی سزا دیں گے اور پھر انا دور لوٹ آئے گا اور لک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جائے گی' جس کی نام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ عیسائیوں اور قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے اور یہ بھی نیو ورلڈ آرڈر کا ایک حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر توہین رسالتؐ کے مجرموں کو رعایت دی گئی تو اس کی شدید مزاحمت کی جائے گی۔

حکومت توہین رسالتؐ آرڈیننس میں کسی بھی ترمیم سے باز رہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

گوجرانوالہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس سیکرٹری جنرل حافظ محمد یوسف عثمانی کی صدارت میں ہوا' جس میں وفاقی وزیر قانون کے اس بیان کی شدید مذمت کی گئی جس میں توہین رسالتؐ آرڈیننس میں ترمیم کے لئے کہا گیا ہے۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ایسے متعلقہ امور کو چھیڑنے سے باز رہے' جس سے مسلمانان پاکستان میں تشویش اور کشیدگی پھیل رہی ہے۔ اس موقع پر کہا گیا کہ توہین رسالتؐ آرڈیننس پر تمام مسلم مکاتب فکر متفق ہیں۔ وزیر قانون نے امریکہ اور غیر مسلم لابی کو خوش کرنے کے لئے جو بیان دیا ہے وہ دینی امور میں مداخلت کے مترادف ہے' جسے کسی طور قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس موقع پر فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے اس فیصلہ کو واپس نہ لیا تو تمام مکاتب فکر کو اعتماد میں لے کر مزاحمتی تحریک چلائی جائے گی۔ اجلاس میں مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' حافظ احسان الواحد' حافظ شوکت محمود صدیقی' محمد امان اللہ قادری' شکر عالم رانجھا' شبیر احمد گوریلا اور سید احمد حسین زید نے بھی خطاب کیا۔

اللہ دتہ مجاہد کا احتجاج

قصور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے جنرل سیکرٹری نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چند روز کے اخبارات میں چھپنے والی خبر میں بتایا گیا ہے کہ تین قادیانیوں کی ایڈیشنل سیشن جج قصور رانا زاہد محمود نے ضمانتیں خارج کر دی ہیں حالانکہ ۹۴-۷-۴ کو فاضل عدالت نے ایک قادیانی جو جماعت کا صدر ہے' ضمانت منظور کی ہے' مگر خبر میں تین قادیانیوں کی ضمانتیں خارج ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس خبر کو حقائق کے منافی' من گھڑت اور بے بنیاد قرار دیا ہے اور اخبار کے ایڈیٹروں کو مشورہ دیا ہے کہ ایسی اہم خبروں کے بارے میں پہلے حکام یا عدالت سے تصدیق کرا لیا کریں کیونکہ قادیانی اپنے مفاد کی خاطر غلط خبریں لگوا کر اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بیرون ملک ایسی خبریں بھیج کر پاکستان کو بدنام کرنے کی جان بوجھ کر کوشش کرتے ہیں۔ پاکستان میں قادیانیوں کو مکمل تحفظ ہے اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں لیکن قادیانی پاکستانی قانون سے بغاوت کرتے ہوئے غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں اور شعائر اسلامی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ملک کے قانون سے بغاوت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا عین انصاف ہے۔

مولانا فقیر محمد کا وفاقی حکومت سے احتجاج

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کرنے پر وفاقی کابینہ کے فیصلہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس ترمیم کو فوری واپس لیا جائے اور گستاخ رسولؐ کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے ساتھ ساتھ سزائے موت کا قانون بحال رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر نے بیرون ملک جو بیان دیا ہے اس سے اسلامیان پاکستان کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں کیونکہ یہ ملک کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں کسی قادیانی عیسائی لادین دہریئے کو انسانی حقوق کی آڑ میں رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اگر حکومت ایسے بدبخت بے دین سے نرمی کا سلوک کرے گی تو ہزاروں غازی علم الدین شہید اس کا کام تمام کر دیں گے۔ انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ صدر' وزیراعظم اور وزیروں کی معمولی سی توہین ہو جائے تو تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں اگر کوئی غیر مسلم توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف پرچہ درج نہیں ہوگا۔ اگر موجودہ حکومت شان رسالتؐ کا تحفظ نہیں کر سکتی تو اس کو حکومت چھوڑ دینی چاہئے۔

گستاخ رسولؐ کی سزا سزائے موت ہے اس میں تخفیف کی کوئی بھی تجویز حکومت کے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے' تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس

ایبٹ آباد۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کی اپیل پر ضلع بھر کے علماء کرام نے اقبال حیدر وفاقی وزیر قانون کے "گستاخ رسولؐ کی سزا میں تخفیف" کے بیان کے خلاف جمعہ ۸ر جولائی کے اجتماعات میں زبردست احتجاج کرتے ہوئے حکومت پر واضح کیا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے' مگر ناموس رسالتؐ پر حملہ اور گستاخی رسولؐ کے لئے کسی بھی قسم کی راہ کھولنا "قطعاً" برداشت نہیں کر سکتا۔ علماء کرام نے عوام پر واضح کیا کہ گستاخی رسولؐ پر خاموش رہنا بھی گستاخی رسولؐ کو روا سمجھنا ہے' اس لئے بھرپور انداز میں اقبال حیدر کی مذمت کرنا مذہبی فریضہ ہے۔

قادیانی کوہ ہمالیہ تو سر کر سکتے ہیں مگر مسلمانوں کے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتے

قادیانی مربی مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا محمد علی صدیقی کے سوالات کا جواب نہ دے سکا

قادیانی مربی مظفر محمود اشرف بیت احمدیہ میگزین لائن نزد پلازہ عبداللہ ہارون روڈ صدر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی صدیقی' رانا محمد انور اور قاری قیصر عبداللہ کے سوالات کا جواب نہیں دے سکا۔ مورخہ ۷ اگست بروز اتوار کو چند مسلمان دوستوں کی دعوت پر مولانا نذیر احمد تونسوی کوئٹہ مبلغ کوئٹہ اور مبلغ کراچی مولانا محمد علی صدیقی' رانا محمد انور' قاری قیصر عبداللہ اور قادیانیوں کی مذکورہ عبادت گاہ میں گئے اور مسلسل تین گھنٹے کی بحث کے دوران قادیانی مربی مظفر محمود اشرف کوئی جواب نہیں دے سکا جس کو پاس موجود مسلمانوں کے علاوہ قادیانی حضرات نے بھی بہت محسوس کیا۔ بحث سے واپسی کے بعد مجلس کے راہنماؤں نے کہا کہ "قادیانی کوہ ہمالیہ تو سر کر سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کے علمی اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتے" آج سے نہیں شروع سے ہی قادیانی محض تاویلات کے سہارے بے بنیاد باتیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔

مسئلہ پر لے دے سے اجتناب کرے اور گستاخ رسولؐ کی سزا سزائے موت ہی برقرار رکھے ورنہ لڑکھڑاتی حکومت کو ناکوں چنے چبانے پڑیں گے۔ الیاس مسجد کے خطیب حضرت مولانا قاضی محمد نواز خان نے کہا کہ اگر ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے قانون کی بقاء کے لئے ہمیں اپنے سینوں پر گولیاں بھی کھانا پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ ہزاروں کے اجتماع نے مولانا قاضی محمد نواز خان کو ہاتھ اٹھا کر اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ ان کے علاوہ مولانا حبیب الرحمن خطیب جامع مسجد منڈیاں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد نے بھی اقبال حیدر کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جو قوم اپنے نبیؐ کی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتی' اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ ہم ہر میدان میں یہ جنگ بہادری اور جرأت سے لڑیں گے۔ ضلع بھر کی تمام چھوٹی بڑی مساجد سے گستاخ رسولؐ کی سزا سزائے موت برقرار رکھنے کی قراردادیں منظور کی گئیں' جن میں دیوبندی علماء کرام کے علاوہ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کرام اور اہلحدیث کے علماء نے بھی بھرپور آواز اٹھائی۔ ایسی ہی اطلاعات ضلع مانسہرہ اور ضلع ہری پور سے آئی ہیں کہ گستاخ رسولؐ کی کم سے کم سزا سزائے موت ہے' اگر اس میں تخفیف کا سوچا بھی گیا تو حکومت کو شدید ترین طوفانی ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ڈسٹرکٹ بار قصور کی قرارداد مذمت

قصور۔ ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم اراکین ڈسٹرکٹ بار قصور متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتے ہیں کہ وفاقی وزیر سید اقبال حیدر کے اس بیان پر کہ ہماری حکومت قانون توہین رسالتؐ میں ترمیم کر رہی ہے اور کابینہ کی منظوری بھی حاصل کر لی گئی ہے کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے وزیر سے استعفیٰ حاصل کرے اور وفاقی وزیر قانون تمام قوم سے معافی مانگے اور مطالبہ کرتے ہیں کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے اور تمام مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کا کسی کو کوئی موقع نہ دیا جائے اور چار یوم بعد پوری قوم کے احتجاج کے بعد وفاقی وزیر قانون کے تردیدی بیان کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ ایسا بیان عوامی غیظ و غضب کے ڈر سے جاری کیا گیا ہے۔ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ سید اقبال حیدر کا بیان توہین رسالتؐ کے زمرہ میں آتا ہے اور قابل سزا ہے۔ حکومت کے ایسے اہم وزیر کے بیان پر پوری قوم جس کرب و اذیت سے گزر رہی ہے' اس کا فوری ازالہ کیا جائے۔ وزیر موصوف کے خلاف مقدمہ درج کر کے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔

سندھ میں قادیانیوں کی سازشوں پر اظہار تشویش

باھو کموس۔ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان سندھ کے صوبائی جنرل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے ختم نبوت

تھ فورس پاکستان سندھ کے فیصلے کے مطابق ضلع جیکب آباد کا تین روزہ دورہ مکمل کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق سب سے پہلے جیکب آباد' گڑھی چند' میرپور' مبارکپور' ٹھل' ندھ کوٹ' غوث پور' کرم پور' کشمور' کندو' باھو کھوسہ کا تفصیلی تنظیمی دورہ کیا۔ دورہ کا ریکارڈ چیک کیا گیا۔ مختلف اجتماعات اور پریس کانفرنسوں سے بھی خطاب کیا۔ جبکہ باھو کھوسہ شہر میں پریس کلب باھو کھوسہ میں ایک پروقار پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ خطاب میں انہوں نے سندھ میں بڑھتی ہوئی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی تمام تر سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے کیونکہ قادیانی فرقہ ملک خصوصاً اسلام کے دشمن ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں نے قادیانیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے۔ ہم اراکین یوتھ فورس محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے دشمن قادیانیت کا قلع قمع کرکے دم لیں گے۔ ہم جلد پورے سندھ میں قادیانیت مردہ باد مہم چلائیں گے اور جگہ جگہ جلسے منعقد کرکے فتنہ قا[illegible] سے عوام کو آگاہ کریں گے۔

حکومت قادیانیوں کی سازشوں کی روک تھام کرے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ سمیت ملک بھر میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے اور فیصل آباد میں اہم عہدوں پر تعینات قادیانی سرکاری افسروں کو تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے اور قادیانیت کو بطور اسلام پیش کرکے زیر دفعہ ۲۹۸۔سی تعزیرات پاکستان جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں اور الفضل ربوہ اور دوسرے قادیانی لٹریچر میں قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر کی جارہی ہے اور اپنے مکانوں' دکانوں' عبادت گاہوں' دفاتر پر کلمہ طیبہ اور آیت قرآنی کے بورڈ لکھ کر اور آویزاں کرکے خود کو مسلمان ظاہر کیا جارہا ہے اور ڈش انٹینا کے ذریعہ بھی غیر قانونی طور پر قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ حکومت پنجاب کوئی انسدادی کارروائی نہیں کررہی ہے اور نہ ہی چنیوٹ اور جھنگ کی انتظامیہ کارروائی کرتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن طاہر عارف قادیانی غیر مسلم' ڈی ایس پی سی آئی اے حمید اللہ قریشی قادیانی غیر مسلم' اسسٹنٹ لینڈ ریکلیمیشن آفیسر محمد انصار کو فوری طور پر فیصل آباد سے تبدیل کیا جائے اور اختر چیمہ قادیانی سے سرکاری کوٹھی خالی کرائی جائے۔

مولانا احمد میاں حمادی' مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی' مولانا محمد علی صدیقی اور رانا محمد انور کا حب ضلع لسبیلہ کا طوفانی دورہ

مولانا عبدالقادر قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم کی دعوت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد مولانا احمد میاں حمادی کی قیادت میں حب ضلع لسبیلہ گیا۔ وفد میں مولانا احمد میاں حمادی رکن شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا حفیظ الرحمٰن مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون سندھ' مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور رانا محمد انور سرکولیشن منیجر ہفت روزہ ختم نبوت شامل تھے۔ جمعرات ۱۴ جولائی کو عشاء کی نماز سے قبل جامعہ قاسم العلوم میں پہنچا تو مولانا عبدالقادر قاسمی کی قیادت میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور مدرسہ کے طلباء نے مجلس کے وفد کا نعرۂ تکبیر کی بھرپور گونج میں استقبال کیا۔ رات دس بجے تک مجلس کے وفد خصوصی حضرت مولانا حمادی صاحب سے جماعتی کاز پر سیر حاصل گفتگو ہوتی رہی۔ صبح کی نماز کے بعد مجلس کے وفد نے تمام علاقہ کا دورہ کیا' جس میں بندرگاہ گڈانی بھی شامل ہے اور مختلف احباب سے ملاقاتیں کیں۔ ملاقات میں وہاں کے احباب نے بتایا کہ اس علاقہ میں قادیانیوں سے زیادہ ذکری فرقہ رہتا ہے تو مجلس کے وفد نے وہاں کے احباب کو بتایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ذکری فرقہ کا مقابلہ بھی کررہی ہے۔ وہ اس لئے کہ انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے بعد ملا محمد اٹکی کو نبی بنایا ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت ہر اس فتنہ کا مقابلہ کرے گی جو نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کے قائل ہوں گے۔ مولانا عبدالقادر قاسمی نے جمعہ کے پروگرام ترتیب دے جس میں مولانا احمد میاں حمادی مرکزی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ دیں گے اور مولانا محمد علی صدیقی جامع مسجد فردوس میں جمعہ پڑھائیں گے۔ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی جامع مسجد مکی میں خطاب کریں گے۔ اس پروگرام کے مطابق حضرت حمادی صاحب نے مرکزی جامع مسجد میں' مولانا محمد علی صدیقی نے جامع مسجد فردوس' مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی نے جامع مسجد مکی میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کیا۔ تمام علماء کرام نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کے عزائم سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔ ذکری فرقہ کے عقائد کے بارے میں بتایا اور امت مسلمہ سے اپیل کی کہ امت مسلمہ مل کر ان دونوں فتنوں کا بھرپور انداز میں مقابلہ کرے کیونکہ ذکری فتنہ مسلمانوں کے دل سے عظمت بیت اللہ ختم کرنا چاہتا ہے اور قادیانی فتنہ مسلمانوں کے دل سے عظمت رسول اللہ ﷺ ختم کرنا چاہتا ہے۔ حب کے غیور مسلمانوں نے اور خصوصاً علماء کرام نے مجلس کے وفد کو یقین دلایا کہ ہم باہمی اتحاد اور اتفاق سے دونوں فتنوں کا مقابلہ کریں گے۔ جمعہ کے اجتماعات کے بعد وفد کو ایک جلوس کی شکل میں مدرسہ علوم الشرعیہ گلیسی ٹاؤن لے جایا گیا' جہاں ایک کثیر تعداد میں علماء' طلباء اور عوام الناس مجلس کے علماء کرام کی باتیں سننے کے منتظر تھے۔ مدرسہ علوم الشرعیہ میں مجلس کے وفد کا بھرپور استقبال ہوا۔ علماء کرام اور عوام الناس نے مجلس کے وفد کو خوش آمدید کہا۔ پھر مختصر مختصر تقریریں ہوئیں جس میں مولانا حمادی' مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی اور مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا اور عصر کی نماز مدرسہ جامعہ قاسم العلوم میں ادا کرنے کے بعد وفد واپس کراچی کے لئے عازم سفر ہوا۔ مجلس کے وفد کا دورہ بہت کامیاب رہا۔ حب اور اوتھل میں دو عظیم الشان مدارس ہیں جن میں سیکڑوں طلباء کرام تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہاں کے طلباء کرام اور کالج کے نوجوان ساتھیوں کی مسئلہ ختم نبوت میں دلچسپی دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے مولانا عبدالقادر قاسمی سے کہا کہ آپ کچھ دن کے لئے اپنے علاقہ میں رد قادیانیت اور ذکری مذہب کی رد کے لئے ایک کورس ۱۰ دن کا رکھیں' جس میں مجلس کے مناظر مولانا اللہ وسایا اور نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ تربیتی درس دیں گے تو مولانا عبدالقادر قاسمی نے وعدہ کیا کہ عنقریب اس طرح کا کورس رکھیں گے بلکہ ہر سال اس طرح کا کورس رکھا جائے گا۔

قادیانی حضرات کی پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف زبان درازی کے نتائج خطرناک ہوں گے' مولانا عبدالواحد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما جامع مسجد قندھاری کے خطاب مولانا عبدالواحد نے جامع مسجد نورانی پشتون آباد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج ہر طرف سے لادین اور قادیانی افراد نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف زبان درازی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ کیونکہ ایک مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن وہ اپنے محبوب نبی ﷺ اور اسلام کی توہین قطعاً برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہر روز ایک گہری سازش کے تحت اسلام کے خلاف لادین افراد کوئی نہ کوئی غلط منصوبہ [illegible] کرکے اہل اسلام کے ایمان کا امتحان لیتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں پاکستان قومی اسمبلی جیسے ادارے ایک اقلیتی ممبر نے اسلامی عقائد کے خلاف الفاظ استعمال کرکے اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کیا۔ بلوچستان صو[illegible]

ڈھاکہ میں نفاذ شریعت کے لئے ایک لاکھ افراد کا مارچ

ڈھاکہ (ریڈیو رپورٹ) بنگلہ دیش میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے مطالبہ کیا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب افراد کے لئے موت کی سزا کا قانون بنایا جائے۔ جمعہ کو ڈھاکہ میں ان لوگوں نے سڑکوں پر مارچ کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ اٹارنی جنرل امین الحق نے ایک مذاکرے میں کہا کہ ایسا کوئی قانون وضع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دور جاہلیت کی طرف پلٹ رہے ہیں۔ توہین رسالتؐ کے خلاف موت کی سزا کے قانون کے حق میں مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس کی فائرنگ سے ڈھاکہ میں ایک شخص جاں بحق اور چار زخمی ہو گئے۔ ڈی پی اے کے مطابق مظاہرین بنگلہ دیش میں شریعت اسلامی کے نفاذ اور سلیمہ نسرین کو پھانسی دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مظاہرین نے سلیمہ نسرین کا پتلا بھی نذر آتش کیا۔ سلیمہ نسرین نے بھارتی اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسلامی قوانین تبدیل کئے جائیں۔ مظاہرین نے نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے بنگلہ دیش میں اسلامی حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا۔ مسجد بیت المکرم کے امام مولانا عبید الحق نے اعلان کیا کہ بنگلہ دیش میں صرف قرآنی احکامات نافذ ہوں گے۔ مظاہرہ میں ملک بھر سے مسلمانوں نے شرکت کی۔

[illegible] اسلام کے نام پر نہیں بنا تھا کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی اور اسی صوبائی اسمبلی میں ایک سازش کے تحت جداگانہ طرز انتخاب کے خلاف قرارداد منظور کر کے اہل اسلام اور نظریہ پاکستان سے غداری کی گئی۔ آج پورا ملک توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے خلاف سراپا احتجاج بنا ہوا ہے اور حکومت دو ٹوک وضاحت کرنے سے گریز کر رہی ہے۔ یہ سب کچھ ایک اسلامی نظریاتی ملک میں سمجھ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اہل اسلام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر اپنی موت کو دعوت نہیں دینی چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی' اساسی اور قطعی عقیدہ ہے اور دین کی پوری عمارت اسی مرکزی نقطہ پر قائم و دائم ہے اور امت مسلمہ کی وحدت کا راز اسی بنیادی عقیدہ میں پنہاں ہے۔ کوئی بھی مسلمان اس سے صرف نظر نہیں کر سکتا ہے اور اسی عقیدہ کی برکت سے امت محمدیہؐ نے ترقی کی ہے اور قیامت تک اسی عقیدہ میں مسلمانوں کی ترقی و کمال کا راز مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز سامراج نے مسلمانوں کے اس بنیادی عقیدہ پر شب خون مارتے ہوئے ایک فاتر العقل مجہول النسب قادیان کے ایک بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرا کے اس کی خانہ ساز نبوت کو اپنے سیاسی عزائم کے لئے دن رات استعمال کیا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ چودھویں صدی میں مرزا غلام احمد سے بڑھ کر رحمت دو عالم ﷺ کا کوئی گستاخ پیدا نہیں ہوا۔ اس بدبخت نے گستاخی رسول ﷺ کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے اور آج قادیانی گروہ سے بڑھ کر اس دھرتی پر اور کوئی گستاخ رسول ﷺ موجود نہیں ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ حکمران طبقہ نے قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ سرعام وہ ڈش انٹینا کے ذریعے اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہ جناح روڈ پر قادیانیوں کی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ چکی ہیں۔ اگر انتظامیہ نے ان کی سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا تو پھر مسلمان ازخود ان کے خلاف فیصلہ کن قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے۔

قادیانیت کا ڈٹ کا مقابلہ کرنا چاہئے' مولانا فیروز خان

جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر اور شیخ الحدیث مولانا محمد فیروز خان نے کہا ہے کہ مرزائیت نے جدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کو گمراہ کرنے کی منظم مہم چلا رکھی ہے' جس کا مقابلہ تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ڈسکہ کے نواحی گاؤں سیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذیلی یونٹ کے قیام پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت قاری محمد حنیف شاہد نے کی۔ اس موقع پر چودھری محمد احسن کو یونٹ کا صدر بنایا گیا۔ تقریب سے عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور دارالعلوم مدینہ ڈسکہ کے استاد مولانا محمد ایوب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی کسی طور پر ملک کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے لیکن حیرت ہے کہ حکمران طبقہ مرزائیوں کی ملک اور دین دشمنی سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی انہی کی ہمنوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مرزائیت نوازی ترک نہ کی تو انہیں مرزائیوں کے ہاتھوں ذلیل انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔

قادیانی دین و ملک کے دشمن ہیں ان سے خیر کی توقع نہیں' مولانا فقیر اللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا خدا بخش نے ظفروال' نارووال' چونڈہ' پسرور اور ڈسکہ کا چار روزہ تنظیمی دورہ کیا اور وہاں مقامی تنظیموں کی رکنیت سازی کے بعد انتخابات کرائے۔ اس موقع پر اجلاس اور عام اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے دفتر عالمی مجلس گوجرانوالہ میں اپنے دورہ سے واپسی پر ایک ملاقات میں بتایا کہ ان علاقوں کے مسلم عوام نے قادیانیت سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کیا ہے اور حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے متعلق نرم گوشہ رکھنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قادیانیت نوازی ترک کر دے کیونکہ قادیانی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ اور ملک و ملت کے دشمن ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کا ایبٹ آباد میں خطاب

ایبٹ آباد۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام سالانہ "ختم نبوت کانفرنس" ۲۷ جون بروز

کانفرنس کی صدارت ملت اسلامیہ کے عظیم روحانی پیشوا حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کی۔ مقررین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت مولانا صاحبزادہ طارق محمود شامل تھے۔ جبکہ ضلع بھر کے مقامی علماء کرام نے آڈیٹوریم کے وسیع و عریض اسٹیج کو خوب رونق بخشی۔ مقامی علماء کرام میں مولانا حبیب الرحمن' مولانا شفیق الرحمن' مولانا محمد ایوب الہاشمی' مولانا قاضی محمد نواز خان' مولانا الطاف الرحمن' مولانا پروفیسر سید اشرف علی شاہ' مولانا مفتی محمد نعیم' مولانا سید اکبر علی شاہ' مولانا بشیر حسین' مولانا فیض رسول کے علاوہ متعدد دینی جماعتوں کے سرکردہ راہنماؤں نے نمائندگی کی' جن میں جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء پاکستان' اشاعت التوحید والسنہ' منہاج القرآن' سپاہ صحابہؓ' منہاج القرآن یوتھ لیگ' پاکستان عوامی تحریک' حلقۂ ذکر حبیبؐ' جماعت اسلامی' مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن' جمعیت طلبہ اسلام' اسلامی جمعیت طلبہ' انجمن طلبہ اسلام' سپاہ صحابہؓ اسٹوڈنٹس اور دیگر دینی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء کانفرنس میں کالجز کے پروفیسرز صاحبان' وکلاء حضرات اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کی بڑی تعداد شامل تھی۔

آڈیٹوریم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حافظ شاہنواز کی تلاوت قرآن پاک سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا جبکہ بارگاہ رسالتؐ میں ہدیہ نعت قاری مشتاق احمد اور نبیل عباس نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ساجد اعوان نے ادا کئے۔ مولانا عزیز الرحمن نے قرآن و حدیث سے مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے امت پر زور دیا کہ فتنہ مرزائیت کی بیخ کنی کے لئے پہلے سے زیادہ محنت اور جرات سے کام کیا جائے تاکہ مرزائیت جلد از جلد اپنے منطقی انجام کو پہنچ سکے۔ مولانا اللہ وسایا نے مرزائیت کے کفریہ عدالتی مہر

نیا کی تمام اعلیٰ عدالتوں میں مرزائیت کے کفر پر مہر تصدیق ثبت ہو جانے کے بعد ان بھولے بھالے مرزائیوں کے لئے ہدایت کی دعا ہی کی جا سکتی ہے جو ابھی تک مرزائیت کو اسلام سمجھ کر اپنی دنیا و آخرت تباہ کئے ہوئے ہیں۔ مولانا صاحبزادہ طارق محمود نے قادیانیت کا سیاسی تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سچ ہے کہ اگر مرزائیت مذہب کا لبادہ نہ اوڑھتی تو اب تک صفحہ ہستی سے اس کا وجود مٹ چکا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی نکتہ نظر سے "مولوی" نے مرزائیت کو گالی بنا کر رکھ دیا ہے' اب ملک عزیز کے سیاسی ٹھیکیدار مرزائیت کی سیاسی قلابازیوں سے باخبر رہیں اور اس کا توڑ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی قریب میں مرزائی لابی معین قریشی کو برسر اقتدار لاکر حالات کا جائزہ لے چکی ہے۔ اب بھی اگر سیاست دان ہوشیار نہ ہوئے تو وزیر اعظم اور صدر کی کرسی پر ان کی جگہ مرزائیت کا راج ہوگا۔

انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ انتخابات میں دہریے اور بے دین قسم کے سیاست دانوں کو ووٹ نہ دیا جائے بلکہ دینی اوراک رکھنے والی جماعت یا امیدوار کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔ تاکہ جیسے مرزائیت کی درگت مذہبی میدان میں بنائی گئی ہے' سیاسی میدان میں بھی اس کا تیا پانچہ کیا جاسکے۔ ارباب نظر اس ختم نبوت کانفرنس کو سرزمین ہزارہ پر ایک سنگ میل قرار دیتے ہیں اور مرزائیت کے وجود کو سرزمین ہزارہ سے مٹانے کے لئے آواز رحیل کارواں سمجھتے ہیں۔

ناموس رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کو برداشت نہیں کیا جائے گا' قصور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران کا انتخاب اور عزم

قصور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس جامع مسجد گنبد والی کوٹ مراد خاں میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت چوہدری محمد شفیع نے کی۔ اجلاس میں تین سالوں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ سرپرست مولانا سید محمد طیب ہمدانی' امیر قاری مشتاق احمد' نائب امیر محمد اکرم انصاری' ناظم اعلیٰ حاجی اللہ دتہ مجاہد' ناظم محمد امین' ناظم نشر و اشاعت میاں محمد معصوم' خزانچی قاری حبیب اللہ قادری' قانونی مشیر حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ۔ اجلاس میں قصور شہر میں مرکز کی طرف سے مولانا عبد الرزاق مبلغ کی تقرری پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ قصور شہر میں عنقریب دفتر کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ ایک قرارداد میں ناموس رسالتؐ کے قانون میں طریقہ کار کی تبدیلی کو مسترد کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ناموس رسالت کے قانون (دفعہ نمبر ۲۹۵۔سی) کو اصل حالت میں برقرار رکھا جائے۔ بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن حضورؐ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ایک اور قرارداد میں ناموس صحابہؓ و اہل بیت

امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ

واشنگٹن (انٹرنیشنل ڈیسک) شمالی امریکہ کی اسلامک سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری سید محمد سعید نے کہا ہے کہ اسلام کے متعلق دلچسپی اور تجسس کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ امریکیوں کو مذہب کا مطالعہ کرنے اور اس بارے میں زیادہ شعور و ادراک حاصل کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ اسلام کے خلاف جتنی زیادہ غلط تاویلیں اور سنسنی خیز خبریں شائع ہو رہی ہیں نچلی سطح پر اتنی ہی لوگوں میں اس میں زیادہ دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اسلام کے متعلق امریکی انفارمیشن ایجنسی کے ورلڈ نیٹ ڈائیلاگ میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں اور مسلم ثقافت کے بارے میں بڑے پیمانے پر پبلسٹی حاصل کرنے والی خبروں کی اشاعت کے فوراً بعد اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اسلامی مراکز میں اسلامی کتب کی بڑی تعداد میں فروخت شروع ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ذہن میں رکھنا ہوگی کہ باہر سے ہم بعض تاویلوں کو شرانگیزی پر مبنی خیال کرتے ہیں لیکن نچلی سطح پر ان کے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں انہیں نہیں سمجھتے ہیں۔ امریکہ میں حال ہی میں رائے شماری سے پتہ چلا ہے کہ میڈیا کی غیر منصفانہ کوریج اور اکثر و بیشتر صورتوں میں سمجھ بوجھ کے فقدان کے باوجود پہلے سے کہیں زیادہ امریکی اسلام قبول کر رہے ہیں۔ حال ہی میں جائزوں سے معلوم ہوا ہے کہ امریکیوں میں اسلام تیزی سے پھیلنے والا مذہب بن گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکہ کی شہری آبادی میں مسلمان آبادی میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے اور ملک بھر میں مسلمانوں کے ادارے قائم ہو گئے ہیں۔ فلاڈلفیا شہر کے ریکارڈ سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں ۷۰ لاکھ سے زائد مسلمان رہ رہے ہیں اور ۳۰ لاکھ سے زائد امریکی باشندے عرب نژاد ہے۔ ملک بھر میں ۶۰۰ سے زائد مسجدیں اسلامی مراکز بیسیوں اسلامی اسکول خواتین کی تنظیمیں اور نوجوانوں کے گروپ میں پیشہ وارانہ شہری تنظیمیں ان کے علاوہ ہیں۔

بل منظور کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے قادیانی والد کی سرگرمیاں پنجاب میں قادیانی تسلط کا باعث بن رہی ہیں۔

مرزا قادیانی انگریز کا جدی پشتی نمک خوار تھا اسی کے اشارے پر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا' مولانا نذیر احمد تونسوی کوئٹہ

جامع مسجد تھرمل اسٹیشن واپڈا شیخ ماندہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے' جس سے دنیا کا حسن و جمال اور وحدت امت کا راز وابستہ ہے۔ وحدت ملی کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک استعماری سازش نے فتنہ مرزائیت کو جنم دیا اور امت محمدیہؐ کے تمام طبقات و مکاتب فکر مل کر باہمی اتحاد و اتفاق سے اس فتنہ کو نیست و نابود کریں گے اور ایک وقت آئے گا کہ حرف غلط کی طرح پوری دنیا سے قادیانیت مٹا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اکابر کی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے اور اس میں اجتماعی طور پر حصہ لینا تمام مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری اور رحمت دو عالم ﷺ کی شفاعت کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جور و ستم اور استبدادی حربوں سے جب اہل اسلام کے قلوب کو مغلوب نہ کر سکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور واپس جا کر برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو اولی الامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔ مرزا قادیانی ان دنوں سیالکوٹ کے ڈی سی آفس میں معمولی درجے کا ملازم تھا چنانچہ اس مقصد کے لئے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ چنانچہ فرنگی کو قادیان کے اس کلرک کی صورت میں مسیلمہ کذاب کے گلے کی مالا کا موتی مل گیا۔ اس ملاقات میں مرزا قادیانی نے اپنا ضمیر و ایمان انگریز کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ یہاں سے جھوٹی نبوت کا خطرناک اور بھیانک منصوبہ تیار ہوا۔ انگریز نے مرزا قادیانی کی جھولی سیم و زر سے بھر کر ارتدادی مشن اور سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اسے قادیان واپس روانہ کر دیا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ پھر فکر معاش سے بے نیاز ہو کر فرنگی نبی مرزا قادیانی نے مختلف دعوے داغنے شروع کر دیئے اور انگریز نے اپنے ریموٹ کنٹرول نبی کو بتدریج ترقی دینا شروع کی۔ کلرک سے عالم بنایا' مناظر بنایا' مصنف بنایا' محدث بنایا' مجدد بنایا' مہدی بنایا' مثیل مسیح بنایا' مسیح بنایا' بروزی و ظلی نبی بنایا پھر مستقل ہی حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کرایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ انگریز کی تیار کردہ سازش کے تحت ہوتا رہا۔ مرزا قادیانی انگریز کا نمک خوار و خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی کے والد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں پچاس گھوڑے مع ساز و سامان برطانوی سامراج کو مہیا کر کے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے اور اس خدمت کے بدلے انگریز سے جائیدادیں حاصل کیں۔ مولانا تونسوی نے مطالبہ کیا کہ حکومت کو انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔

قسط نمبر۲

از: محمد طاہر رزاق لاہور

قادیانی قاعدہ

قادیان قادیانیوں کا مکہ و مدینہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ قادیان ارض حرم ہے اور قادیان میں مکہ و مدینہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو دوبارہ مرزا قادیانی پر قادیان میں نازل کیا ہے اور قرآن پاک میں قادیان کا ذکر موجود ہے۔ ان کے مطابق قادیان کے سالانہ جلسے میں شمولیت نفلی حج ہے اور اس نفلی حج کا ثواب نفلی حج سے زیادہ ہے۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ آج کل مکہ مکرمہ کے حج سے دینی مقاصد پورے نہیں ہوتے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے قادیان کا حج رکھ دیا ہے۔ لوگوں کو قادیان کی طرف کھینچنے کے لئے مرزا قادیانی کہا کرتا تھا کہ جو شخص قادیان نہیں آتا مجھے اس کے ایمان کی فکر رہتی ہے۔ قادیانی یقین رکھتے ہیں کہ وہ غریب لوگ جو مکہ کے حج کی استعداد نہیں رکھتے' اللہ تعالیٰ نے ان غریبوں کی سہولت کے لئے قادیان میں حج کا اہتمام کردیا ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ مکہ و مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوچکا ہے۔ اب اگر کوئی روحانیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے قادیان کا رخ کرنا پڑے گا۔ قادیانی آج بھی بڑی اندھی عقیدت سے قادیان جاتے ہیں۔ ان ہواؤں کو بڑے لمبے لمبے سانس لے کر سونگھتے ہیں جہاں مرزا قادیانی اپنے منہ سے ارتداد کی ہوائیں چھوڑا کرتا تھا۔ وہ بڑی محبت کی نگاہوں سے ان فضاؤں کو تکتے ہیں جہاں نبی بخش' مکھن لال' درشنی' رانی وغیرہ مرزا قادیانی کے لئے وحی لے کر آیا کرتے تھے۔ وہ ان کمروں کی دیواروں پر اپنے ہاتھ رگڑتے ہیں اور پھر وہی ہاتھ اپنے منہ پر رگڑتے ہیں جہاں مرزا قادیانی ای پلومرکی شراب پی کر نوجوان دوشیزاؤں کے ساتھ شب عیش و نشاط گزارا کرتا تھا۔ وہ وہاں کے ۳۱۳ قادیانی درویشوں کو بڑے ادب سے کھانا کھلاتے ہیں جو قادیان میں آوارہ گدھوں کی طرح منڈلاتے رہتے ہیں اور ہر دم ان کی نظریں مزار پر ہوتی ہیں جہاں سے وہ اپنی آتش شکم کو بجھا سکیں۔ وہ ننگے پاؤں بہشتی مقبرہ میں جاتے ہیں اور وہاں کی قبروں پر موم بتیاں جلاتے ہیں جن کی قبریں گہرے غار سے زیادہ تاریک اور لوہار کی بھٹی سے زیادہ گرم ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کی قبر پر رو رو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اس وقت شکل ان پہ لعنتوں کے ڈونگرے برسا رہی ہوتی ہے۔ فہم و دانش نوحہ خوانی کرتی ہے اور وقت انہیں چیخ چیخ کر صدا دیتا ہے: اے بھٹکے ہوئے انسانو! اپنی آنکھیں کھولو...... اپنی قوت سماعت سے کام لو...... اپنے دماغوں کے دروازے کھولو...... اپنے دلوں کے تالے توڑو...... اور محسوس کرو۔

وہ اک دھبہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

(ک)۔ کبڈی

کبڈی پنجاب کے جوانوں کا مقبول کھیل ہے۔ چاندنی راتوں میں دیہات میں کبڈی بڑے اہتمام سے کھیلی جاتی ہے۔ کبڈی دو ٹیموں کے درمیان کھیلی جاتی ہے جس میں دونوں اطراف کے نوجوان بڑی مہارت سے اپنے داؤ پیچ اور قوت استعمال کرتے ہیں اور تماشائیوں سے بھرپور داد وصول کرتے ہیں۔ آج سے تقریباً ایک صدی قبل قادیان میں ایک عالمی شہرت کا حامل کبڈی میچ کھیلا گیا اور یہ میچ اس لحاظ سے اپنی منفرد حیثیت رکھتا تھا کہ یہ صرف دو کھلاڑیوں کے درمیان تھا۔ ایک کھلاڑی مرزا سلطان عرف سلطانہ پہلوان آف پٹی نے اپنی منگیتر محمدی بیگم کو قادیان سے لے کر واپس پٹی جانا تھا اور دوسری طرف کھلاڑی مرزا قادیانی عرف ماڑو پہلوان آف قادیان نے اسے راستے میں پکڑنا تھا مرزا سلطان عرف سلطانہ پہلوان سوہنا جھیلا جوان' "اچھلا کودتا" دھمال ڈالتا' کبڈی ڈالنے کے لئے آیا' ادھر مرزا قادیانی عرف ماڑو پہلوان پیشاب میں لتھڑا ہوا کچھا پہنے' پسلیوں جتنے موٹے "ڈولے" اور نالی کے باریک باریک ڈنڈوں جیسے "پٹ" نکالے چرس کا سوٹا لگائے' ای پلومرکی شراب پئے اپنی ڈیڑھ آنکھ سے آڑی لگائے حریف کا راستہ روکنے کے لئے کھڑا ہے۔

مرزا سلطان عرف سلطانہ پہلوان جب قادیان کی لائن عبور کرتا ہے تو مرزا قادیانی عرف ماڑو پہلوان اس کا راستہ روک کر پنجہ آزمائی کرنے لگتا ہے۔ ماڑو پہلوان لمبی سانس بھر کر سلطانہ پہلوان کو اچھل کر دھول مارنے لگتا ہے لیکن سلطانہ پہلوان فوراً قدم آگے بڑھا کر اس کے منہ پر ایسا طمانچہ رسید کرتا ہے کہ ماڑو پہلوان کے چودہ طبق روشن ہوجاتے ہیں۔ ماڑو پہلوان دوبارہ ہمت کر کے سلطانہ پہلوان کو ٹانگوں میں قینچی لگانے کی کوشش کرتا ہے لیکن سلطانہ پہلوان قینچی لگنے سے پہلے ہی اس کی مرلی سی ٹانگیں پکڑ لیتا ہے اور اسے بے دردی سے زمین پر گھسیٹتا ہے جیسے کارپوریشن کا خاکروب مرے ہوئے کتے کو گھسیٹتا ہے جس سے ماڑو پہلوان کی ساری کمر لہولہان ہوجاتی ہے۔ سلطانہ پہلوان ترس کھا کر چھوڑ دیتا ہے لیکن ماڑو پہلوان غصہ غصہ کرتے ہوئے دوبارہ اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور لپک کر اسے چپھٹا مار لیتا ہے۔ سلطانہ پہلوان اپنے مضبوط بازوؤں کا ہالہ بنا کر ماڑو پہلوان کو کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھاتا ہے اور اسے زور سے زمین پر پٹختا ہے جس سے ماڑو پہلوان کی کمر ٹوٹ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی جھٹکے میں اس کا پیشاب نکل جاتا ہے۔ سلطانہ پہلوان اپنی منگیتر محمدی بیگم کو ساتھ لیتا ہے اور بڑی پھرتی سے نعروں کی گونج میں قادیان کی لائن عبور کر جاتا ہے اور فتح کے نقارے بجاتا ہوا اپنے علاقہ "پٹی" واپس پہنچ جاتا ہے' جبکہ ماڑو پہلوان اور اس کے ساتھی آج تک ان زخموں کو چاٹ رہے ہیں۔

(گ) سے "گاماں" کانا

اگر فرعون' نمرود' شداد' ہامان' ابوجہل' ابولہب' ولید بن مغیرہ' امیہ بن خلف' اسود عنسی' مسلمہ کذاب' ابن سبا' نمرز' راجپال اور سلمان رشدی وغیرہ ہم کو ایک قالب میں ڈھال لیا جائے تو جو شخصیت معرض وجود میں آئے گی وہ مرزا قادیانی کی زہریلی شخصیت ہوگی۔ مرزا قادیانی ایک آنکھ سے کانا تھا' اس لئے اسے عرف عام میں گاماں کانا کہا جاتا تھا۔ اس کی کانی آنکھ اور حرامی و دجالی خصلت کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ وہ کانے دجال کی کاربن کاپی ہے۔ دجال کا بہت زیادہ ہم شکل و ہم خصلت ہونے کی وجہ سے ہم اسے لٹل دجال بھی کہہ سکتے ہیں۔ اگر کوئی مصور تھوڑی سی محنت کر کے مرزا قادیانی کی گلی آنکھ کو اس کی جگہ سے ہٹا کر ماتھے کے درمیان میں فٹ کردے تو ہم آنے والے دجال اکبر کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔

گاماں کانا کی سرکی ایک آنکھ بجھی ہوئی لیکن وہ دل کی دونوں آنکھوں سے اندھا تھا۔ شیطان نے آنکھوں کے دونوں طاقچوں سے اپنے نوکیلے پنجوں سے ڈھیلے نوچ لئے تھے۔ اس لئے وہ ساری زندگی کفر کے خارزاروں میں بھٹکتا رہا اور قادیانی طائفے کو بھی اپنے ساتھ بھٹکاتا رہا اور ان کے دل و دماغ و روح کو زخمی زخمی و لہولہو کرتا رہا۔ لیکن قادیانی گروہ کے ساتھ یہ سلوک کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ جو اندھے رہنماؤں کے پیچھے لگتے ہیں ان کا انجام یہی ہوتا ہے۔ گاماں کانا ایک غدار اسلام و غدار وطن مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر پیدا ہوا۔ اس کی ماں کا نام گھسیٹی تھا' شاید اس لئے شیطان نے اسے اتنا گھسیٹا کر گھسیٹ گھسیٹ کر ایک سو ایک بیماریوں کا مرکب بنادیا اور آخر ان تمام بیماریوں نے مسٹر ہیضہ کی زیر قیادت حملہ کر کے گھسیٹی کے گھسیٹے بیٹے کو لیٹرین میں گھسیٹ گھسیٹ کر مار دیا۔

قادیانی کتابوں میں گاماں کانا کی دو تاریخ ہائے پیدائش لکھی ہیں' ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۰ء! قادیانی جب چاہتے ہیں اسے ان میں سے کسی ایک سال میں پیدائش کرلیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اسے ان میں سے کسی دوسرے سال میں پیدا کرلیتے ہیں۔ انہیں یہ مغز ماری صرف اس لئے کرنا پڑتی ہے کہ انہیں ۔ مرزا قادیانی کے مختلف دعووں کو سچا ثابت

کرنے کے لئے اس کی عمر کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ وہ جب چاہتے ہیں مرزا قادیانی کو اسپرنگ کی طرح کھینچ کر بڑا کر لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھوٹا کر لیتے ہیں۔ گماں کانا اپنی ماں گھسیٹی کے گھر اکیلا پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے ساتھ اس کی جڑواں بہن بھی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت بی بی تھا۔ جنت بی بی تھوڑے ہی عرصہ بعد وفات پا گئی۔ شاید اس کی غیرت نے "جہنم بی بی" گماں کانا کے ساتھ زندہ رہنا گوارہ نہ کیا۔ اسے تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکتب بھیجا گیا اور گھر میں بھی پڑھائی کا انتظام کیا گیا لیکن پڑھائی میں اس کا دل لگتا تھا اور وہ سارا دن قادیان کی گلیوں میں آوارہ گردی کرتا رہتا۔ والدین کو سخت تشویش ہوئی اور انہوں نے پڑھائی کے سلسلہ میں سختی برتنا شروع کی جس کی وجہ سے وہ تھوڑی بہت تعلیم حاصل کر گیا۔ جب بڑا ہوا تو ایک دوست کی معرفت سیالکوٹ کی کچہری میں بطور منشی پندرہ روپے ماہوار پر ملازم ہو گیا۔ گھر سے مسلسل باہر رہنے کی وجہ سے وہ بری سوسائٹی کا شکار ہو گیا اور اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔ کچہری کی نوکری کے دوران اس نے مختاری کا امتحان دیا لیکن بری طرح فیل ہو گیا۔ وہ شروع ہی سے دولت کا رسیا تھا اور اس کے حصول کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرتا تھا۔ کچہری کی نوکری میں اس نے جی بھر کر رشوت لی۔ یہ دولت ہی کی حرص تھی کہ وہ بچپن میں اپنے ابا کی پنشن مبلغ سات سو روپے کی خطیر رقم لے کر گھر سے بھاگ گیا اور بڑی لمبی مدت گھر نہ آیا۔ جاری ہے

بقیہ۔ وہ خواب جو پورے نہ ہو سکے

اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تاکہ ایمان چھین لے"۔ (حقیقتہ الوحی ص مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی خوابوں کی دنیا کی سیر کرنے کے بعد اب دوبارہ اصلی دنیا میں واپس آ گئے۔ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رد قادیانیت پر لٹریچر کا ضرور مطالعہ کریں۔ الحاصل مرزا غلام احمق قادیانی محمد رسول اللہ ﷺ کا بدترین مخالف و معاند ہے اور امت مرزائیہ امت محمدیہ سے بالکل جدا ہے اسے پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ شامل رکھنا بہت بڑا ظلم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ کو متفق ہو کر قادیانیت کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

بقیہ۔ نبی کریمؐ کا فقر و فاقہ

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"رونے کی بات نہیں۔ ان کے لئے دنیا ہے' ہمارے لئے آخرت ہے۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

"میں وہ مناظر دیکھتا ہوں' جو تم نہیں دیکھتے اور وہ حالات سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے (میں سن رہا ہوں) کہ آسمان (اللہ کے ڈر سے) چرچر بولتا ہے اور اس کو چاہئے بھی یہی کہ اسی طرح بولے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں مری جان ہے' آسمان میں چار انگل کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کئے ہوئے نہ پڑا ہو۔"

پھر فرمایا۔

"اللہ کی قسم اگر تم کو وہ چیزیں معلوم ہو جائیں جن کو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنسو اور بہت روؤ اور بچھونوں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو اور جنگلوں کو نکل کر اللہ ہی سے لو لگاؤ۔"

اس کو روایت کر کے حضور ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"کاش میں انسان نہ ہوتا ایک درخت ہی ہوتا جو کاٹ کر پھینک دیا جاتا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلی مصیبت اس امت میں یہ پیدا ہوئی کہ پیٹ بھر کر کھانے لگے اور پیٹ بھرنا مصیبت اس لئے ہے کہ جب لوگ پیٹ بھر کر کھاتے ہیں تو ان کے بدن موٹے ہو جاتے ہیں اور دل ضعیف ہو جاتے ہیں اور نفسانی خواہشیں زور پکڑ لیتی ہیں۔

ایک روز چند فقراء نے حضور ﷺ کی خدمت میں فقر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"فقیر امیروں کی نسبت پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے جبکہ دولت مندوں کو خدا کی بارگاہ میں اپنی دولت کا حساب دیتے پانچ سو برس گزر جائیں گے۔"

سچا عاشق سرمایہ دار نہیں بنتا' وہ خود نظارہ کر کے دوسروں کو دکھائے گا۔

بقیہ۔ نبی کریمؐ کا اسوۂ حسنہ

کا دائرہ کسی ایک طبقہ تک محدود نہیں تھا۔ غیر مسلموں' غلاموں' مزدوروں' بیکسوں' یتیموں' بیواؤں اور معاشرہ کے دوسرے کمزور اور ضعیف افراد سے آپ ﷺ کے حسن سلوک کی تابندہ مثالیں اتنی نادر اور ارفع ہیں کہ تاریخ انسانیت میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ ﷺ دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے تھے۔ طائف والوں نے آپ ﷺ کو پتھر مارے اور اس قدر مارے کہ آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے کہ اگر آپ ﷺ حکم کریں تو طائف والوں پر پہاڑ گرا دیں مگر آپ ﷺ نے ان کو بھی معاف کر دیا۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ جب ایک جنگ میں شہید ہو گئے تو قریش کی ایک عورت ہندہ نے حضرت حمزہؓ کی لاش کی بے حرمتی کی اور آپؓ کا کلیجہ نکال کر چبا لیا۔ مگر فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔ ہم سب کے لئے نبی ﷺ کی زندگی مشعل راہ ہے اور قرآن مجید کے ساتھ حدیث مصطفیٰ بھی لازم ہے۔ کون سی بات ہے جو قرآن اور حدیث میں نہیں ہے۔ دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا حل قرآن مجید اور حدیث میں نہ ہو۔ قرآن مجید میں اگر کسی کام کا حکم ہے تو حدیث میں اس کو احسن طریقے سے سرانجام دینے کا طریقہ موجود ہے۔ آج کے دور میں کہ معاشی و معاشرتی عدل اور انسانی فلاح کا نعرہ تقاضائے وقت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے ان پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی زیادہ ضرورت ہے جو آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ اور اعلیٰ انسانی اقدار کے آئینہ دار ہیں۔ حدیث رسول ﷺ کی اہمیت جاننے کے لئے رسول ﷺ کی اصل حیثیت اور ان کے صحیح مقام کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ اللہ کے رسول کی حیثیت صرف ایک پیامبر اور پیغام رساں ہی کی نہیں ہے آپ ﷺ امام' ہادی' قاضی اور مطاع (لائق اطاعت) بھی ہیں اور قرآن نے آپ ﷺ کے ان مقاموں کو بھی بیان کیا ہے۔ رسالت ایک شرعی منصب ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ دنیا کو ہدایت اور اللہ کی رضامندی کی راہ دکھائیں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"آنحضور ﷺ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے آپ ﷺ کا ہر ارشاد بحکم وحی ہوتا ہے۔"

اس وقت تک کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث پر عمل نہ کرے۔ قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ اس بارے میں ارشاد ہے۔

"اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو کوئی منہ موڑ گیا تو ہم نے تم کو ان پر کوئی داروغہ (پاسباں) بنا کر تو نہیں بھیجا۔"

(سورۃ النساء)

خدا کی محبوبیت حاصل کرنے کا طریقہ

اگر تم نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرو اور آپ ﷺ کے اخلاق و کردار سیرت طیبہ کا مطالعہ کرو تو اس میں زندگی کو احسن طریقے سے گزارنے کے اصول درج ہیں جن پر عمل کر کے انسان دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ہو سکتا ہے اگر تم یہ سب کچھ کرو تو یقین کرو تمہارا خالق' تمہارا معبود' تمہارا رب تمہاری مشکلات کو ضرور دور کر سکتا ہے۔ تم ایک بار پھر سید الاقوام بن سکتے ہو مگر شرط فقط یہ ہے۔

جو کرنی ہے جہانگیری محمد ﷺ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ خداوند عجم ہو جا

اسی لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ رحمانہ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمٰی کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباحثے ○ قادیانی فیصلہ ○ شہادت ○ نزول عیسٰی علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسٰی علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۰۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۰۰ روپے ڈاک خرچ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸